ماہنامہ
قادیان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
کا ترجمان

نبوت 1389 ہش

نومبر 2010ء

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بَکّہ میں ہے۔
(وہ) مبارک اور باعثِ ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کے لئے۔

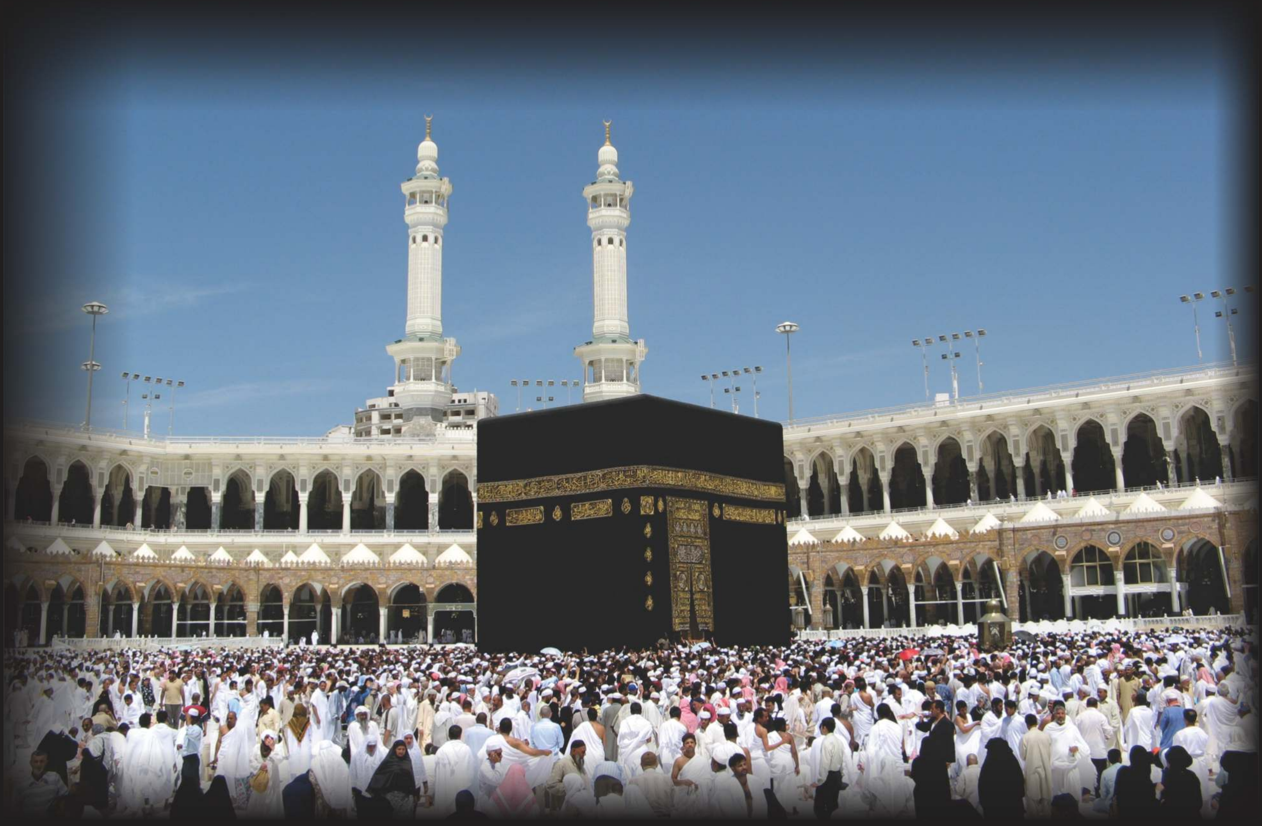

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2010ء

محترم ناظر صاحب اعلیٰ مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ
پر دعا کرواتے ہوئے

محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان لوائے خدام الاحمدیہ لہراتے ہوئے

اجتماع کی افتتاحی تقریب کے موقعہ پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر
مقامی قادیان خطاب فرماتے ہوئے

اس موقع پر محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان عہدِ وفائے خلافت دہراتے ہوئے

اس موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے شائع کتابچہ "خطاب
حضور انور بر موقعہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی جلسہ" کی رونمائی کرتے ہوئے
محترم ناظر صاحب اعلیٰ وصدر صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سناتے ہوئے

اجتماع کے موقعہ پر Use of Modern Technology in Tabligh
کے موضوع پر ایک پروگرام منعقد ہوا۔ اس موقع پر لی گئی ایک تصویر

مکرم حبیب احمد صاحب طارق صدر اجتماع کمیٹی اختتامی تقریب میں
شکریہ احباب پیش کرتے ہوئے

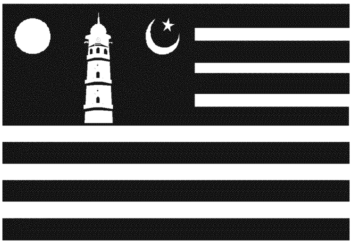

”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی“

(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد 29۔ نبوت 1389ہش نومبر 2010ء شمارہ 11

ضیا پاشیاں

☆ آیات القرآن	2
☆ انفاخ النبی ﷺ	3
☆ کلام الامام المہدی علیہ السلام	4
☆ از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (پیغام)	5
☆ اداریہ	7
☆ جوتی کا تسمہ	8
☆ خلاصہ سالانہ کارگذاری رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت	10
☆ عیدالاضحیٰ منانے کا اصل مقصد	16
☆ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اہلِ بیت سے آپؑ کی محبت (قسط اوّل)	19
☆ دین اسلام میں قرابت داروں کی اہمیت اور اُن کے حقوق	24
☆ سونے کی ڈلیاں	28
☆ زکوٰۃ	29
☆ سلام کے متعلق	31
☆ خسرہ ایک خطرناک بیماری	33
☆ اعلانات	35
☆ The ka'aba - House of Allah	40

نگران : محترم حافظ مخدوم شریف صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لونؔ

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

منیجر : رفیق احمد بیگ

مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے. طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔

انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ

کمپوزنگ : سید اعجاز احمد

دفتری امور : عبدالرب فاروقی۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر

مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 150 روپے　بیرون ملک: 40 امریکن $　یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 15 روپے

اِستبِقُوا الخَیرَاتِ

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ o فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ
مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ. وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ
سَبِیْلاً ؕ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ o (اٰل عمران:98-99)

ترجمہ:- یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بَکّہ میں ہے۔(وہ) مبارک اور باعثِ ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کے لئے۔(یہاں اَوَّلَ بَیْتٍ کو وُضِعَ لِلنَّاسِ فرمایا گیا ہے وُضِعَ لِلّٰہِ نہیں فرمایا۔اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ انسان غاروں سے نکل کر جب سطحِ زمین پر بسنے لگا تو خانہ کعبہ کی اوّلین تعمیر ہی اسکو تہذیب وتمدن سکھانے کا ذریعہ بنی۔اسی لئے یہاں مکہ نہیں فرمایا بلکہ بَکّہ فرمایا جو مکہ کا قدیم ترین نام ہے)۔اس میں کھلے کھلے نشانات ہیں (یعنی) ابراہیم کا مقام۔اور جو بھی اس میں داخل ہوا وہ امن پانے والا ہو گیا۔اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ وہ (اس کے) گھر کا حج کریں (یعنی) جو بھی اس (گھر) تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو انکار کر دے تو یقیناً اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

اَلْحَجُّ اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ج فَمَنْ فَرَضَ فِیْھِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ
فِی الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ز
وَاتَّقُوْنِ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ o (البقرہ:198)

ترجمہ:- حج چند معلوم مہینوں میں ہوتا ہے۔پس جس نے ان (مہینوں) میں حج کا عزم کرلیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات اور بدکرداری اور جھگڑا (جائز) نہیں ہوگا۔اور جو نیکی بھی تم کرو اللہ اسے جان لے گا۔اور زادِ سفر جمع کرتے رہو۔پس یقیناً سب سے اچھا زادِ سفر تقویٰ ہی ہے۔اور مجھ ہی سے ڈرو اے عقل والو۔

☆☆☆

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا، فَقَالَ رَجُلٌ: اَكُلَّ عَامٍ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِيْ مَاتَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ. (مسلم کتاب الحج باب فرض الحج مرّۃ فی العمر)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطاب میں ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے اس لئے تم حج کیا کرو۔ اس پر ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج ضروری ہے؟ آپؐ خاموش رہے۔ اس نے تین بار یہ سوال دہرایا تو آپؐ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر ایک پر ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم ایسا کرنے کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا جب تک مَیں تم کو چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو۔ بلاضرورت باتیں پوچھنے کی حرص نہ کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے کثرت سے سوال کیا کرتے تھے اور پھر جو باتیں وہ بتاتے انکی خلاف ورزی کر کے ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتے جب مَیں خود تم کو کوئی حکم دوں تو طاقت کے مطابق اسے بجالاؤ اور اگر کسی چیز سے منع کروں تو اس کو چھوڑ دو۔

عَنْ مُخْنَفِ بْنِ سَلِيْمٍؓ قَالَ نَحْنُ وُقُوْفٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ، قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ عَلٰى اَهْلِ كُلِّ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اِضْحِيَّةً.

(ابوداؤد کتاب الضحایا)

ترجمہ:- حضرت مخنف بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدانِ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ (وہاں) حضورؐ نے فرمایا ہر صاحبِ استطاعت گھر پر ہر سال قربانی ہے۔

☆☆☆

کلام الامام المھدی علیہ السلام

خانہ کعبہ کی تجلیات اور انوار و برکات ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آتے

’’اسی طرح پر بعض لوگ حج کو جاتے ہیں۔ اسوقت ان کے دل میں بڑا جوش اور اخلاص ہوتا ہے۔ لیکن جس جوش اور تپاک سے جاتے ہیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہی جوش اور اخلاص لے کر واپس نہیں آتے بلکہ واپس آنے پر بسا اوقات پہلے سے بھی گئے گذرے ہو جاتے ہیں۔

سہل است رفتن بِارادت ☆ شکل است آمدن بِارادت

واپس آکر ان کے اخلاق میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ وہ تبدیلی کچھ اُلٹی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ وہ جانے سے پہلے سمجھتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں ایک عظیم الشان تجلی نور کی ہوگی۔ اور وہاں سے انوار و برکات نکلتے ہوں گے اور وہاں فرشتوں کی آبادی ہوگی لیکن جب وہاں جاتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں جس کی تصویر انہوں نے اپنے خیال اور ذہن سے کچھ اور ہی قسم کی تجویز کی تھی وہ محض ایک کوٹھہ ہے اور اس کے ہمسایہ میں جو لوگ رہتے ہیں ان میں بعض جرائم پیشہ بھی ہیں وہ دنگا فساد بھی کر لیتے ہیں اور اکثر ان میں ایسے مُفسد طبع دیکھے جاتے ہیں کہ بعض خام طبیعت کے آدمی انہیں دیکھ کر متردد ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو دیکھ کر وہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ یہاں کی ساری آبادی کا یہی حال ہے۔ اور کُل عرب ایسے ہی ہیں اور اس طرح پر ان کے دل میں کئی قسم کے شبہات پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ نہ وہاں وہ تجلی انوار و برکات کی دیکھتے ہیں جو انہوں نے بطور خود تجویز کر لی تھی اور نہ ملائک کی بستی پاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اس قسم کے لوگ خود خام طبع ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ ٹھوکر کھاتے ہیں۔ یہ ان کی اپنی غلطی ہے جو وہ ایسا سمجھ لیتے ہیں اس میں خانہ کعبہ کا کیا قصور؟ یہ کوئی ضروری امر نہیں ہے کہ خانہ کعبہ میں سارے قطب اور ابدال اور اولیاء اللہ ہی رہتے ہوں۔ خانہ کعبہ نے اس وقت بھی تو گذارہ کر ہی لیا تھا جب اس کے چاروں طرف بُت پرست ہی بُت پرست رہتے تھے اور خود خانہ کعبہ بتوں سے بھرا ہوا تھا۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ خانہ کعبہ انوار و برکات کی تجلی گاہ ہے اور اس کی بزرگی میں کوئی کلام اور شُبہ نہیں۔ پہلی کتابوں میں بھی اس کی بزرگی کا ذکر ہے۔ مگر یہ تجلیات اور انوار و برکات اس ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آسکتے۔ اس کے لئے دوسری آنکھ کی حاجت ہے۔ اگر وہ آنکھ کھلی ہو تو یقیناً انسان دیکھ لے گا کہ خانہ کعبہ میں کس قسم کے برکات نازل ہو رہے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ وہ بتوں سے بھرا ہوا تھا اور اس کے زائرین میں ابوجہل جیسے شریر تھے۔ پھر ان سے مقابلہ کر کے اگر ایسے خام طبع لوگ کوئی بات کہتے تو انہیں شرمندہ ہونا پڑتا کیونکہ اگر غور سے دیکھا جاوے تو وہ لوگ جو بیت اللہ کے جوار میں رہتے ہیں۔ عوام سے ہزار ہا درجہ اچھے ہیں اور یہ امر مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے۔ حقیقت میں کثرت کے ساتھ ان میں نیک اور اچھے لوگ ہیں اور ان کو دیکھ کر آدمی سمجھ سکتا ہے کہ خانہ کعبہ کی مجاورت نے ان کو بہت بڑا فائدہ پہنچایا ہے۔

یہ تو قانون قدرت ہی نہیں کہ دنیا میں آکر فرشتے آباد ہوں۔ پھر ایسا خیال کرنا کیسی غلطی اور نادانی ہے۔ انسانیت کے لازمِ حال زلّات تو ضرور ہیں۔ پس مکہ میں جب انسان آباد ہیں تو ان کی کمزوریوں پر نظر کر کے مکہ کو بدنام کرنا یا اس کی بزرگی اور عظمت کی نسبت شک کرنا بڑی غلطی ہے۔ سچ یہی ہے کہ کعبہ کی بزرگی اور نورانیت دوسری آنکھوں سے نظر آتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ: 415-416)

پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت 2010ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

پیارے خدام واطفال!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بھارت کے خدام واطفال کے سالانہ اجتماعات کے انعقاد کا سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔اللہ تعالیٰ ان بابرکت ایام سے جملہ شاملین کو بھرپور رنگ میں استفادہ کرنے اور اس موقع پر سنی ہوئی تمام نیک باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔اس موقعہ پر میں آپ کو چند باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جماعت میں ذیلی تنظیموں کا نظام بہت مفید اور پُرحکمت نظام ہے۔ یہ ایسا بابرکت نظام ہے جو آپ کو بچپن سے لے کر زندگی کے آخری سانس تک اپنے اندر سموئے رکھتا ہے۔ایک بچہ جیسے ہی ماں کی گود سے نکل کر چلنے پھرنے اور باتیں سمجھنے کی عمر کو پہنچتا ہے تو اطفال الاحمدیہ کی تنظیم اس کی انگلی پکڑ لیتی ہے۔ پھر جوانی کو پہنچتا ہے تو خدام الاحمدیہ اسے اپنے دامن میں لے لیتی ہے۔ پھر انصار اللہ کا دور آجاتا ہے جو تادمِ آخر اپنے ساتھ منسلک رکھتا ہے۔ یہ جو ابتدائی دو زمانے ہیں یعنی خدام واطفال کے، یہ سیکھنے کے زمانے ہیں۔ان میں اپنی دینی معلومات بڑھانی چاہئیں۔ نظام جماعت کا تعارف حاصل کرنا چاہئے اور جیسے جیسے شعور بڑھتا جائے نظامِ جماعت سے اپنے تعلق کو مضبوط تر کرنے کے لئے ہمیشہ مستعد رہنا چاہئے جس کی روح رواں خلیفۂ وقت کا وجود ہے۔آپ لوگ اپنے اجلاسات میں خلافت سے اطاعت و وفا کا تعلق قائم کرنے کا عہد دہراتے ہیں۔نوجوانی کی عمر سے ہی خلافت کے استحکام کے لئے کوشاں رہنا اور خلیفۂ وقت کے لئے دعائیں کرنا ایک احمدی طفل اور خادم کا شعار ہونا چاہئے۔خلیفۂ وقت کی باتیں سننے کا شوق اور ان پر عمل آپ کی

اولین ترجیح ہونی چاہئے۔اس تعلق کی برکت سے آپ کو عبادات کا ذوق نصیب ہوگا۔آپ کی بلوغت اور جوانی پاکیزہ ماحول میں گزرے گی۔ معاشرتی برائیوں سے آپ محفوظ رہیں گے۔اس بابرکت نظام سے تعلق آپ کے اندر نیکیوں میں ایک دوسرے سے مسابقت کا جذبہ پیدا کرے گا۔آپ خدمتِ انسانیت کے مختلف پروگراموں میں شامل ہوسکیں گے۔آپ کو عظیم الشان ترقیات نصیب ہوں گی اور آپ کی کامیابیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔خلافت کے بابرکت نظام سے منسلک رہنے کے نتیجہ میں آپ کا دین بھی سنورے گا اور آخرت بھی سنورے گی۔آپ کو دنیوی کامیابیاں بھی نصیب ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ روحانیت میں ترقی کر کے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ٹھہریں گے۔پس چھوٹی عمر سے ہی دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور جماعتی نظام سے اپنا تعلق مضبوط تر کرنا ہر احمدی طفل اور خادم کا بنیادی نصب العین ہونا چاہئے۔یاد رکھیں کہ آپ اس بابرکت جماعت سے وابستہ ہیں جسے اس زمانہ کے امام کو ماننے کی توفیق ملی ہے اور جس کے افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نصیحت فرمائی ہے:

''اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔'' (اربعین نمبر 4 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442)

پس اپنے ایمانوں کی مضبوطی، فکر و عمل کی درستی، دلوں کی پاکیزگی اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ ہمارے یہ اجلاسات اور اجتماعات انہی مقاصد کے حصول کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔پس آپ ان میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی نصائح کو سُنا کریں تا کہ آپ کو پتہ چلے کہ کون سے کاموں کے کرنے سے اسلام منع کرتا ہے اور کون سی باتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کو پانے کا موجب بنتی ہیں۔اس اجتماع میں جو تقاریر ہوں انہیں غور سے سنیں۔تمام نیک باتوں کو اپنے ذہن نشین کر لیں اور ان کے مطابق زندگیاں گزارنے کی ایک نئی روح اور جذبہ لے کر اپنے گھروں کو لوٹیں۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے اور ہمیشہ خلافت اور نظامِ جماعت سے گہری وابستگی عطا فرمائے۔آمین

والسلام

خاکسار

(دستخط)

خلیفۃ المسیح الخامس

☆☆☆

اداریہ

قربانی کی ماہیت

اسلام کے معنی و مفہوم میں ہی اس امر کا واضح ذکر موجود ہیکہ مُسلم اُس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے آپ کو مکمل طور پر اللہ کے سپرد کر دے اور اپنی گردن کو آستانۂ الٰہی پر ڈال دے۔ جیسا کہ فرمایا "مَن اَسلَمَ وَجھہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحسِنٌ" یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کیلئے وقف کر دے اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کا مطلب بیان کرتے ہوئے اس کا خلاصہ یوں بیان فرماتے ہیں:

"مطب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جائے۔ 'اعتقادی' طور پر اس طرح کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اُس کی اطاعت اور اُس کے عشق اور محبت اور اُس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور 'عملی' طور پر اس طرح کہ خالصۃً لِلّٰہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق ہیں اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 58)

یہ ہے وہ بنیادی مقصد اور مُدّعیٰ جس کے لئے مذہب اسلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ دنیا میں قائم فرمایا ہے۔ جتنے بھی احکامات کا ایک مُسلم کو پابند کیا گیا ہے، جتنے بھی فرائض کی بجا آوری اُس کے لئے ضروری قرار دی گئی ہے اور جتنے بھی احکامات اُس کے لئے معروفات و منکرات سے متعلق ہیں اُن کا لبّ لباب اور نکتۂ انتہا یہی مفہوم ہے جو آیت مذکورہ بالا کا واضح کیا گیا ہے۔

پانچ ارکان اسلام جن پر اسلام کی عمارت کھڑی ہے اُن میں سے ہر ایک کے اندر یہی فلسفہ پنہاں ہے لیکن زیادہ کامل صورت میں اس فلسفہ کو حج کے رکن میں واضح کی گیا ہے۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ باطنی اسلام کو ایک کامل ظاہری شکل حج کی صورت میں دی گئی ہے۔ اس عبادت میں ظاہری طور پر ایک مسلم اس امر کا ثبوت دے رہا ہوتا ہے کہ اُس نے اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا کے سپرد کیا ہوا ہے اور خود سپردگی کے عالم کا مختلف رنگوں میں اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ تمام ارکانِ حج ایک مُسلم کے اسی کامل جذبہ کی ایک ظاہری تصویر ہیں کہ اُس نے مکمل طور پر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے لئے وقف کیا ہوا ہے اُس کی رضا حاصل کرنے کیلئے اپنے وجود کو بکلّی اُس کے سپرد کیا ہوا ہے اور اسی اظہار کی آخری تصویر "قربانی" ہے جس میں ایک مُسلم اپنے وجود کے آستانۂ الٰہی پر ڈالنے کی ایک ایسی تصویر پیش کرتا ہے جو اس سلسلہ میں ایک حدِّ انتہا ہے۔ یہی اسلام کا مغز ہے اور یہی حج کے موقعہ پر یا عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر پیش کی جانے والی قربانی کا فلسفہ ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہیکہ کسی جانور کا کی قربانی کا نہ گوشت اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے اور نہ خون۔ جو چیز اللہ تعالیٰ تک پہنچتی ہے وہ یہی جذبۂ اسلام یعنی اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرنے کا جذبہ اور اس جذبہ کا ایک ظاہری اظہار ہے۔ اگر اپنے آپ کو قربان کرنے کا جذبہ اور روح جانور کو قربان کرنے کے پیچھے نہیں ہے تو اس قربانی کا کوئی فائدہ نہیں۔ (عطاء المجیب لون)

جوتی کا تسمہ

(عطاء المجیب راشد - امام مسجد فضل لندن)

کئی سال پہلے کی بات ہے۔ 9 مئی 1991ء کو مسجد فضل لندن میں ایک روح پرور تقریب منعقد ہوئی۔ دراصل یہ ان احمدی بھائیوں اور بہنوں کا اجتماع تھا جنہوں نے گزشتہ سالوں میں فیضانِ احمدیت سے حصہ پایا تھا۔ ان نو احمدی بھائیوں کی زبانی ان کے حالات اور واقعات سن کر سامعین نے بہت لطف اٹھایا۔ احمدیت میں آنے والے ان نئے احمدی بھائیوں اور بہنوں کی تعلیم و تربیت کی غرض سے پروگرام کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ حاضرین (نئے اور پرانے احمدی) اپنی زندگیوں میں قبولیت دعا کے واقعات سنائیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق تو مذہب کی جان ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اس تعلق کے بغیر شجرِ ایمان بے ثمر اور بے رونق رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس کے فضل سے ہمارے تربیتی فورم کے پروگرام کا یہ حصہ خاص طور پر بہت ایمان افروز ثابت ہوا۔ اس مختصر نوٹ کا مقصد اس تقریب کی تفصیلی روداد لکھنا نہیں بلکہ ایک دلچسپ واقعہ کا ذکر کرنا ہے جس نے ایک اور مختصر لیکن ایمان افروز واقعہ کی یاد تازہ کر دی۔

قبولیت دعا کے واقعات سنانے والوں میں ہمارے ایک بزرگ مکرم محترم کیپٹن محمد حسین چیمہ صاحب مرحوم بھی تھے۔ انہوں نے جو واقعات سنائے ان میں سے ایک واقعہ یہ تھا کہ ایک روز وہ پٹنی میں اپنے گھر سے لندن مشن آنے کے لئے روانہ ہوئے تو چند قدم چلنے کے بعد یہ احساس ہوا کہ ان کے ایک بوٹ میں تسمہ نہیں ہے۔ اس وجہ سے وہ بوٹ ڈھیلا محسوس ہو رہا تھا اور چلنے میں بھی دقت ہو رہی تھی۔ تسمہ کی ضرورت کا خیال آتے ہی فوراً ان کا ذہن اس حدیث کی طرف گیا جس میں ہمارے پیارے آقا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِيَسْئَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْئَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات)

چاہئے کہ تم میں سے ہر کوئی اپنی سب ضروریات کے لئے اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کیا کرے حتی کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی سے مانگے۔

مکرم چیمہ صاحب نے بیان کیا کہ اس حدیث کا خیال آتے ہی ذہن فوراً دعا کی طرف مائل ہو گیا اور وہ زیر لب دعا کرتے ہوئے لندن مشن کی طرف قدم بڑھانے لگے۔ ابھی چند قدم ہی آگے گئے تھے کہ دیکھا کہ سڑک کے کنارے ایک تسمہ گرا پڑا ہے۔ اور وہ تھا بھی عین اسی رنگ اور طرز کا جس کا دوسرا تسمہ ان کے بوٹ میں تھا۔ اس قدر جلد دعا کی قبولیت اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کو لفظاً لفظاً پورا ہوتے دیکھ کر دل اللہ کی حمد سے لبریز ہو گئے۔ یہ واقعہ جملہ حاضرین کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا۔

ایک اور واقعہ

مکرم چیمہ صاحب نے یہ واقعہ سنا کر مجھے ایک اور دلچسپ واقعہ یاد کروا دیا۔ ڈیڑھ یا دو سال پہلے کی بات ہے میں ایک جماعتی دورہ پر غالباً لیڈز جماعت کے اجلاس میں شمولیت کے بعد بریڈفورڈ جا رہا تھا۔ ہمارے انگریز احمدی مبلغ مکرم طاہر سیلبی (Selby) صاحب اپنی کار میں تھے۔ اور میں مشن کی دوسری کار میں دیگر رفقاء کے ساتھ تھا۔ موٹروے پر تیزی سے سفر کر رہے تھے۔ بارش خوب تیز برس رہی تھی۔ اچانک سیلبی صاحب نے اپنی کار سڑک کے کنارے کھڑی کر لی۔ میں نے بھی کار روک لی اور پوچھا کہ کیا بات ہے؟ پتہ لگا کہ انکی کار کے انجن کے اوپر کا ڈھکن جس کو انگریزی میں بونٹ (Bonnet) کہتے ہیں کسی خرابی کی وجہ سے ڈھیلا ہو گیا ہے۔ اور بار بار ہوا کے زور سے اوپر اٹھنے لگتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں کار چلانا خطرے سے خالی نہیں تھا۔

سیلبی صاحب خود ہی اس خرابی کو دور کرنے لگ گئے اور تھوڑی دیر میں یہ مژدہ سنایا کہ خرابی ٹھیک ہو گئی ہے۔ سب دوبارہ روانہ ہو گئے لیکن تھوڑی دیر

بعد پھر رکنا پڑا۔ اب پتہ چلا کہ جو وقتی علاج انہوں نے کیا تھا وہ پائیدار ثابت نہیں ہوا اور خرابی اسی طرح قائم ہے۔ کہنے لگے کہ بونٹ کو اوپر اٹھنے سے روکنے کے لئے رسی سے باندھنے کی ضرورت ہے۔ اب موٹروے کے کنارے، تیز برستی بارش میں، رسی کیسے تلاش کی جائے؟ عجیب مشکل آن پڑی تھی جس کا کوئی حل جلدی میں نظر نہیں آتا تھا۔

مکرم سیلمی صاحب نے بھی اور میں نے بھی اپنی کاروں میں ادھر ادھر رسی کی بہت تلاش کی لیکن کہیں نہ مل سکی۔ بارش تیز تر ہو رہی تھی۔ رات کا اندھیرا مزید پریشانی کا موجب بن رہا تھا۔ ایک چھوٹی سی رسی کے نہ ملنے کی وجہ سے ہم عجیب بے بسی کے عالم میں کھڑے دعاؤں میں مصروف تھے کہ اچانک، اللہ کے فضل سے میری توجہ رسول مقبول ﷺ کی مذکورہ بالا حدیث کی طرف گئی۔ میں نے سیلمی صاحب کے بوٹوں کی طرف دیکھا تو وہاں تسمے دکھائی دیئے۔ فوراً خیال آیا کہ جوتی کے تسمہ سے بھی رسی کا کام لیا جا سکتا ہے۔ سیلمی صاحب نے فوراً اپنے بوٹ کا تسمہ کھولا اور بڑی ہوشیاری سے اس سے رسی کا کام لیتے ہوئے بونٹ کو اس طرح مضبوطی سے باندھ دیا کہ تیز ہوا سے بھی اوپر نہ اٹھ سکے۔ پوری تسلی کرنے کے بعد چند منٹ میں ہم پھر سوئے منزل روانہ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے ہم سب خیریت سے بیت الحمد پہنچ گئے۔

تیز بارش میں بھیگتے وقت تو لمبی وضاحت کا موقعہ نہ تھا۔ منزل پر پہنچ کر جب میں نے مکرم سیلمی صاحب کو تسمہ کے استعمال کے پس منظر میں راہ نمائی کرنیوالی حدیث سے آگاہ کیا تو وہ بھی اس سے خوب محظوظ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے شکر کے کئی دریچے ہم پر کھل گئے۔ شکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے خیریت سے منزل پر بروقت پہنچا دیا۔ مزید شکر کیا کہ ہادی اعظم ﷺ کی ایک مبارک حدیث ہماری راہ نما ثابت ہوئی اور کس طرح رسول برحق ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ایک بات جو حقیقت میں ایک مثال کے طور پر تھی لفظاً لفظاً ہماری مشکل کا حل ثات ہوئی۔

جوتی کے ایک تسمہ نے ہماری اس وقت کی ضرورت کو جس طرح پورا کیا اس کی یاد آج بھی ایک پر لطف نقش کے طور پر ذہن پر مرتسم ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سب کی زندگیاں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے زندگی بخش ارشادات کے سایہ میں بسر ہوں اور قدم قدم پر ہمیں اس کے شکر کا حق ادا کرنے کی توفیق ملتی رہے۔ آمین

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860
Beauty Collection
Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854
Masroor Hosiery Foot Wear
A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

خلاصہ سالانہ کارگذاری رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بابت سال 09-2008

(پرویز احمد ملک معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

الحمدللہ کہ آج مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو اپنی سالانہ رپورٹ کارگذاری بابت سال 10-2009 پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے جماعت کی بہترین رنگ میں تعلیم وتربیت وروحانی وجسمانی نشو ونما کی خاطر طبقات اور عمر کے لحاظ سے جماعت میں چار تنظیمات کی بنیاد ڈالی۔ یہ چار تنظیمات دراصل جماعت کی وہ چار دیواریں ہیں جن پر جماعت کی فلک بوس عمارت قائم ہے۔ بفضلہ تعالیٰ یہ تنظیمات خلیفہ وقت کی راہنمائی، ھدایات وپُر خلوص دعاؤں کی بدولت لحہ بلحہ ترقیات کی راہ پر گامزن ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک عظیم انقلابی دور میں داخل ہو چکی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ مجلس کو ہمیشہ نہایت حکیمانہ، قابل، فرض شناس قیادت نصیب ہوتی رہی۔ برّصغیر کی تقسیم کے بعد چند مجالس کے ساتھ خدام الاحمدیہ کا قافلہ اپنی لامتناہی منزل کی طرف روانہ ہوا تھا۔ آج ہم بڑے ہی شکر وامتنان کے جذبات سے سرشار ہو کر اس بات کا ذکر کرنا اپنے لئے موجب ثواب خیال کرتے ہیں کہ آج مجالس کی تعداد 758 ہیں جہاں قیام مجالس میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے وہاں مجلس کا دائرہ کار بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ قیام مجالس کے لحاظ سے، خدمت خلق کے میدانوں میں نمایاں خدمات کے لحاظ سے، صوبائی، علاقائی، مقامی اجتماعات کو منظّم کرنے کے لحاظ سے جدید سائنس اور ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ ہو کر کاموں کو آگے بڑھانے کے لحاظ سے علمی و تحقیقی میدان میں حاصل ہونے والی عظیم الشان ترقیات کے لحاظ سے جن کارہائے نمایاں کی مجلس کو توفیق مل رہی ہے وہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو اپنا 41 واں اور اطفال الاحمدیہ بھارت کو اپنا 32 واں سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

دستور اساسی کے مطابق کاموں میں مزید بہتری اور مجالس ہائے ہندوستان میں بیداری پیدا کرنے کے لئے محترم مولوی حافظ مخدوم شریف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے درج ذیل مجلس عاملہ تجویز کر کے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں بھجوائی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ممبران مجلس عاملہ 10-2009 کی منظوری مرحمت فرمائی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزا۔ اسی طرح درج ذیل صوبائی وزونل قائدین کی نامزدگی محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے فرمائی۔

شعبہ اعتماد: دوران سال 673 مجالس سے ماہانہ کارگذاری رپورٹس موصول ہوئی ہیں۔ جن میں سے 422 مجالس سے باقاعدہ رپورٹیں موصول ہوتی رہی ہیں اور تقریباً 251 مجالس ایسی ہیں جن سے کبھی کبھی رپورٹیں موصول ہوتی رہی ہیں۔

☆ شعبہ اعتماد اور دوسرے شعبہ جات کی طرف سے امسال کل 17 سرکلرز مجالس کو بھجوائے گئے۔

☆ دفتر ھذا میں 6770 خطوط آمد ہوئے اور دفتر ھذا کی طرف سے قادیان میں 2122 اور بیرون قادیان میں 8871 خطوط وسرکلرز روانہ کئے گئے۔

☆ اجلاسات مقامی وصوبائی مجلس عاملہ: مجالس کی طرف سے آمدہ رپورٹس کے مطابق جملہ صوبائی/زونل ومقامی قائدین اپنی اپنی مجلس عاملہ کے ساتھ ہر ماہ ایک اجلاس عاملہ باقاعدگی کے ساتھ منعقد کرتے رہے۔ موصولہ رپورٹس کے مطابق 855 مجالس میں مجلس عاملہ کی میٹنگ ہر ماہ باقاعدگی سے ہوتی رہیں۔

شعبہ تجنید:

گذشتہ سال 828 مجالس کی طرف سے تجنید موصول ہوئی۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 295 نئی مجالس کا قیام ہوا اور 1123 مجالس سے پُر شدہ تجنید فارم موصول ہوئے ہیں۔ موصولہ تجنید فارم کے مطابق ہندوستان بھر میں اس وقت خدام کی تعداد 17304 ہے۔ اسی طرح اراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی کوائف کے ساتھ تجنید مرتب کی گئی ہے۔

شعبہ مال: مجلس شوریٰ منعقدہ اکتوبر 2009ء میں پیش کردہ بجٹ ممبران شوریٰ کے مشورہ کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائے جانے پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجوزہ بجٹ آمد و خرچ بابت سال 10-2009ء 00-30,80,000 (تیس لاکھ اسی ہزار روپئے) کی منظوری مرحمت فرمائی۔

دوران سال 1123 مجالس سے تکمیل شدہ بجٹ فارم موصول ہوئے۔ اور اب تک -/36,47,098 (چھتیس لاکھ سنتالیس ہزار اٹھانوے روپئے) کی وصولی ہو چکی ہے۔ منظور شدہ بجٹ کے بالمقابل -/5,67,098 (پانچ لاکھ ستاسٹھ ہزار اٹھانوے) روپئے زائد وصولی ہوئی۔ اور ابھی سال کے اختتام میں 12 دن باقی ہیں۔ وصولی جاری ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس بجٹ کے علاوہ مقامی وصوبائی اجتماعات کے انعقاد کے لئے مبلغ -/17,75,000 (ستارہ لاکھ پچھتر ہزار) روپئے عطایا ہندوستان کے خدام واطفال سے وصول کرنے کی منظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے حاصل کی گئی۔ اللہ کے فضل سے اکثر مجالس میں مقامی اجتماعات اور بیشتر صوبہ جات میں صوبائی اجتماعات منعقد کئے گئے اور جس کے لئے خدام واطفال سے عطایا وصول کئے گئے۔ اور آئندہ سال 11-2010 کے لئے -/43,70,000 (ترتالیس لاکھ ستر ہزار) روپئے سالانہ بجٹ آمد و خرچ تجویز کیا گیا ہے جسے مورخہ 21/ اکتوبر 2010ء کو منعقد ہونے والی مجلس شوریٰ میں پیش کر کے سفارش کے ساتھ سیدنا حضور انور کی خدمت اقدس میں بغرض منظوری بھجوا دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2005ء میں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ منعقدہ میٹنگ میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ''بجٹ تین گنا ہونا چاہئے تین گنا نہیں تو کم از کم دگنا ہونا چاہئے۔'' جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ارشاد فرمایا تھا اس وقت مجلس کا بجٹ -/11,50,000 (گیارہ لاکھ پچاس ہزار) روپئے تھا۔ الحمد للہ آج -/36,00,000 (چھتیس لاکھ) روپئے سے زائد وصولی ہو چکی ہے اور ہم ہمارے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضور انور کے ارشاد کی برکت کے نتیجہ میں اس مقام کو حاصل کر چکے ہیں اور ہمارا بجٹ تین گنا سے زائد ہو چکا ہے۔ لیکن ہم اب اسی پر بس نہیں کرنا ہے۔ بلکہ آگے بڑھنا ہے اور مالی قربانی کے میدان میں مثالی نمونہ قائم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کی توقعات کے مطابق مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شعبہ عمومی: سیدنا حضور انور کی ہدایت کے مطابق شعبہ ہذا کے تحت باقاعدگی کے ساتھ ہندوستان بھر کی بڑی مجالس میں جمعہ میں مساجد و مراکز نماز میں حفاظتی ڈیوٹی کا اہتمام ہوتا رہا۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہندوستان بھر کی مجالس سے خدام نے آکر نمایاں ڈیوٹیاں سرانجام دی ہیں۔

شعبہ تربیت نومبائعین: امسال بھی گذشتہ سال کی طرح سیدنا حضور انور کی خصوصی ہدایت اور راہنمائی سے نومبائعین کی تربیت کے لئے باقاعدہ منصوبہ بند طریق پر کام کیا گیا۔ نومبائعین مجالس کی تربیت کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و نائب صدر صاحبان مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مہتممین، قائدین صوبائی و زونل اور سرکل انچارج صاحبان نے دورے کئے اور اپنے دورہ کے دوران نومبائعین مجالس میں بیداری اور نظام جماعت اور

تنظیم کا فعال حصہ بنانے کی غرض سے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مہتممین، قائدین صوبائی وزونل نے مختلف تربیتی میٹنگز منعقد کیں۔اسی طرح امسال محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے بنفس نفیس قائدین وعہدیداران کو مجلس کے کاموں کے طریق کار کو سمجھانے لے لئے اور مجلس کے کاموں میں بہتری پیدا کرنے کے لئے کیرلہ، کرناٹک،تاملناڈو، بنگال، آسام،اور بہار میں ریفریشر کورسز کا انعقاد کروایا ہے۔ ہندوستان بھر میں دوران سال 27 کیمپس برائے تربیت نو مبایعین لگائے گئے ہیں۔

تربیتی دورہ جات: جیسا کہ اراکین جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں مرکزی دوروں کا انتظام بے حد مفید ہے اور مجالس کا مرکزی دفتر کے ساتھ رابطہ بڑھانے میں ممد ومعاون ہے اور کارگذاریوں کا جائزہ لینے اور مجالس کو مفید مشورے بہم پہنچانے کا بھی موقعہ ملتا ہے۔ دوران سال دوروں کے نتیجہ میں دور دراز علاقوں میں پھیلی ہوئی مجالس کو خصوصاً نومبائعین مجالس کو مرکزی لڑی میں منسلک کرنے میں کافی حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے بنفس نفیس درج ذیل صوبہ جات کی مختلف مجالس کا دورہ کیا: اڑیسہ، بنگال، آسام، کرناٹک، آندھرا، تاملناڈو، کیرلہ، بہار۔اسی طرح سال رواں میں محترم صدر صاحب اور نائب صدر صاحبان کے علاوہ درج ذیل مہتممین کو مرکزی نمائندگی میں دورے کرنے کا موقعہ ملا: مکرم مہتمم صاحب عمومی، مکرم مہتمم صاحب اطفال، مکرم مہتمم صاحب وقار عمل، مکرم ایڈیشنل مہتمم صاحب مال، مکرم مہتمم صاحب تجنید، مکرم مہتمم صاحب خدمت خلق، مہتمم صاحب صنعت وتجارت، مہتمم صاحب مال، خاکسار معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے علاوہ صوبائی وزونل قائدین نے بھی دورے کئے۔

شعبہ اشاعت: رسالہ مشکوٰۃ: مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان رسالہ مشکوٰۃ بفضلہ تعالیٰ مسلسل شائع ہوتا رہا۔خریداران اندرون وبیرون کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے۔اس رسالہ کے ایڈیٹر کے فرائض مکرم عطاء المجیب صاحب لون ادا کر رہے ہیں۔موصوف کی ادارت میں مشکوٰۃ کو علمی وادبی لحاظ سے ایک نمایاں مقام دینے میں ایک حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے تاہم عالمی معیار پر رسالہ کو Uptodate کرنے میں ابھی کافی جدوجہد کی ضرورت ہے۔محترم رفیق احمد صاحب بیگ منیجر مشکوٰۃ کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔شعبہ اشاعت کی طرف سے شروع سال میں اہل قلم حضرات کی خدمت میں رسالہ مشکوٰۃ کی قلمی معاونت کرنے کی درخوست کی گئی۔

رسالہ راہ ایمان: نومبائعین کی تعلیم وتربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے گذشتہ آٹھ سال سے رسالہ راہ ایمان ہندی میں شائع ہو رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت قلیل عرصہ میں مقبول ہوا ہے۔اس رسالہ کے ایڈیٹر مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب ہیں۔ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ نظام جماعت میں شامل ہونے والے ہندی دان نومبائعین کی تعلیم وتربیت کے لئے یہ رسالہ مؤثر کردار ادا کر سکے گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان، حیدرآباد، ناصرآباد، رشی نگر، کالیکٹ، چندہ پور کی طرف سے مختلف فولڈرز، پمفلیٹس اور لٹریچرز کی اشاعت ہوئی۔

شعبہ تبلیغ: جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ تبلیغ ودعوۃ الی اللہ کے میدان میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت کس قدر برق رفتاری کے ساتھ اپنے پیارے امام کی راہنمائی میں آگے بڑھ رہی ہے۔اراکین مجلس خدام الاحمدیہ جماعتی نظام کے تابع اس مہم میں سرگرم ہیں۔امسال بھارت کی مختلف مجالس کی طرف سے آمدہ رپورٹس کے مطابق 6121 لٹریچر تقسیم کئے گئے، 354 تبلیغی خطوط لکھے گئے، 617 تبلیغی اجلاسات منعقد کئے گئے، 126 ہفتہ تبلیغ منائے گئے، 107 بک اسٹال لگائے گئے اسی طرح (10) دس Book Fairs میں مجلس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی رہی۔

شعبہ تربیت: اراکین مجلس کی تربیت کے لئے مختلف پروگرام مرتب کئے گئے۔صوبائی/زونل اور مرکزی سطح پر تربیتی کیمپوں کا انعقاد اس سلسلہ میں

خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ ہندوستان کی تقریباً تین سو سے زائد مجالس میں مجلس کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعود کا بڑے شان وشوکت سے انعقاد کیا گیا۔ مجالس کی طرف سے تربیتی کیمپس، محفل سوال وجواب، ہفتہ تربیت کے انعقاد کی خوش کن رپورٹیں موصول ہوتی رہیں۔

پابندئی نماز کے تعلق میں مختلف مجالس کی مجالس عاملہ کی میٹنگز باقاعدہ منعقد ہوئیں جن میں خدام کو پنج وقتہ نماز ونماز تہجد کی اہمیت وافادیت بتلائی گئی۔اسی طرح ایم ٹی اے سے نشر ہونے والے پروگراموں کو باقاعدہ سننے کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔

شعبہ خدمت خلق:

میرا مقصود ومطلوب وتمنا خدمت خلق است　　　　ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

جماعت احمدیہ کے قیام کی اغراض ومقاصد میں یہ شامل ہے کہ دن رات بنی نوع انسان کی خدمت میں مصروف رہے۔اس سلسلہ میں بعض اہم کاموں کا خلاصہ پیش ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام دوران سال ماہ مارچ میں ایک فری آئی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں قرب وجوار کے 72 دیہاتوں کے 496 مریضوں کی آنکھوں کا معائنہ ہوا اور ڈاکٹر صاحبان کے Prescribtions کے مطابق مجلس کی طرف سے مناسب ادویات مفت تقسیم کی گئیں۔ 108 مریضوں کے لئے آپریشن تجویز کیا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے گاؤں کھڑکا میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 200 مریضوں کا معائنہ کیا گیا اور مفت ادویات تقسیم کی گئیں۔نادار طلباء کو کتب فراہم کی گئیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے تحت رواں سال کے دوران چھ میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا۔

بڑی مجالس میں خدام کی بلڈ گروپنگ کی گئی اور دوران سال ہندوستان بھر میں 243 خدام کو عطیہ خون پیش کرنے کی توفیق وسعادت نصیب ہوئی۔عرصہ زیر رپورٹ میں 120 سے زائد مجالس نے ہفتہ خدمت خلق کا انعقاد کیا۔

علاوہ ازیں مختلف مجالس کی طرف سے عید اور دیگر مواقع پر غرباء ومستحقین کی مناسب مالی امداد، فرسٹ ایڈ وغیرہ کی خوشکن رپورٹیں موصول ہوتی رہیں۔

شعبہ تعلیم: امسال حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں شعبہ تعلیم کے تحت دینی نصاب کا امتحان چار مرتبہ لیا گیا۔مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ سکیم کے تحت مجالس کی طرف سے خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔موصولہ رپورٹس کے مطابق دوران سال مجالس ہائے خدام الاحمدیہ بھارت میں 542 تعلیم القرآن کلاسز لگائی گئیں۔

شعبہ وقار عمل: دوران سال ہندوستان بھر میں 3128 وقار عمل میں ہوئے ہیں جن میں 604 مثالی رنگ رکھتے ہیں۔ ہندوستان بھر میں 87 مجالس میں ہفتہ شجر کاری منایا گیا۔تزئین قادیان کے تحت قادیان میں بھی شعبہ ہذا کے تحت نمایاں کام ہوا ہے۔اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے قادیان میں نرسری کا قیام عمل میں آیا جس کو حضور انور نے از راہ شفقت ''بستان احمد'' کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔

شعبہ صنعت و تجارت: اس شعبہ کے تحت اراکین مجلس کو باہنر بنانے کے لئے مختلف پروگرام مرتب کئے گئے۔قادیان میں احمدیہ سینٹر فار کمپیوٹر ایڈوکیشن کا قیام اس سلسلہ میں ایک مؤثر قدم ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جدید سہولیات سے آراستہ یہ انسٹیٹیوٹ علاقہ میں منفرد مقام رکھتا ہے۔ دوران سال

اس انسٹی ٹیوٹ میں 419 طلباء وطالبات نے استفادہ کیا۔جیسے جیسے ضروریات بڑھیں گی اس میں وسعت پیدا کی جائے گی۔اس انسٹیٹیوٹ میں انسٹرکٹر کے فرائض مکرم شبیر احمد میر، مکرم سید زبیر احمد صاحب اور مکرم احمد الرحمٰن صاحب فانی ادا کر رہے ہیں۔ یہ ادارہ ہندوستان کی تمام مجالس کو مدنظر رکھ کر قائم کیا گیا ہے۔

مجالس سے آمدہ رپورٹس کے مطابق کثیر تعداد میں بے روزگار خدام کو روزگار دلایا گیا ہے۔مثلاً مستری، ایلیکٹر کل ورکس، پلمبرنگ وغیرہ کام خدام کو سکھلائے گئے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری و راہنمائی سے یہاں قادیان میں دارالصنعت کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔اس ادارہ میں ویلڈنگ، پلمبرنگ، ڈرائیونگ اور آٹومیکنزم کے ہنر سکھائے جا رہے ہیں۔مکرم حبیب احمد صاحب طارق نائب صدر مجلس اور مکرم سید اعجاز احمد صاحب مہتمم صنعت وتجارت اور جو سب کمیٹی اس سلسلہ میں تشکیل دی گئی تھی اس کی انتھک محنت نہایت ہی قابل قدر ہیں۔ جملہ قائدین و مبلغین سے گذارش ہیکہ بے روزگار اور بے ہنر خدام کو دارالصناعت میں ہنر سیکھنے کے لئے بھجوا دیں۔

شعبہ صحت جسمانی: دوران سال 124 مجالس نے کرکٹ، والی بال وفٹ بال کے ٹورنامنٹ کروائے۔8 مجالس میں ورزش کے لئے جم کا قیام ہے۔70 مجالس نے کلواجمیعا اور پکنک کا پروگرام بنایا۔49 مجالس میں احمدیہ اسپورٹس ایسوشیشن قائم ہے۔

صوبائی و مقامی سالانہ اجتماعات: دوران سال صوبہ کیرلہ کے دونوں زون، تاملناڈو، آندھرا پردیش، کرناٹک کے دونوں زون، اڑیسہ، بنگال، بہار، جھارکھنڈ، ایم پی، ہریانہ، دہلی میں صوبائی ومقامی سالانہ اجتماعات شان وشوکت سے منعقد کئے گئے۔ان اجتماعات میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے علاوہ بعض مہتممین نے شرکت کی۔اوران اجتماعات میں نومبائعین مجالس سے کثیر تعداد میں نمائندگان بھی شامل ہوئے۔

موازنہ مجالس: ہندوستان کی مجالس تمام شعبہ جات میں گذشتہ سالوں کے نسبت زیادہ تیزی کے ساتھ ترقیات کی منازل طے کرتے ہوئے آگے بڑھ رہی ہیں۔لہذا مجالس خدام الاحمدیہ بھارت میں سبقت فی الخیرات کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ایک عرصہ سے موازنہ مجالس کا کام جاری ہے۔اس سال بھی صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مجالس کی کارگذاریوں کا جامع خلاصہ تیار کرنے کے لئے مکرم مہتمم صاحب صنعت وتجارت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی نگرانی میں ایک سب کمیٹی تشکیل دی۔اس کمیٹی نے طویل نشستوں میں کارگذاری کا مفصل جائزہ لیا اور معیار انعام خصوصی کے مطابق انہیں پرکھا اور محترم صدر صاحب کی خدمت میں رپورٹ پیش ہونے پر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے نتائج کی منظوری مرحمت فرمائی۔ پہلی دس پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کی تفصیل اس طرح ہے:

اول:	مجلس خدام الاحمدیہ قادیان	ہفتم:	مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور
دوم:	مجلس خدام الاحمدیہ ماتھوٹم	ہشتم:	مجلس خدام الاحمدیہ دہلی
سوئم:	مجلس خدام الاحمدیہ آسنور	نہم:	مجلس خدام الاحمدیہ کرولائی
چہارم:	مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد	دہم	مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ
پنجم:	مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر	دہم	مجلس خدام الاحمدیہ میلاپالیم
ششم:	مجلس خدام الاحمدیہ مڑی چرلہ		

درج ذیل مجالس کو خصوصی انعام کے لئے مستحق قرار دیا گیا ہے:

اونہا۔کورنی پاڑو۔ نرسائی پالم۔ پسر گنڈا۔رسوئی۔ ہانسی۔ ہرے منی ہٹی۔بنی گوڈ۔بتھان گاچھی۔منی گرام۔کیشو پور۔راج کھنڈا۔جھلی۔پیپرون۔برنوھا۔چتورا۔سواکاسی۔کلیا کاولائی۔ٹرچی۔سلوح۔موگا۔ڈڑو والی۔ڈرولی میگوال۔شوشک۔تھراج۔ہریانہ پونگا۔رینوا۔جاگو۔کھیرڑا چھپروال۔ ملال والا۔سیلہ خورد۔ روڑکی ہیراں۔جھنڈیاں۔ریل ماجرا۔جالندھر۔جمال پور۔سیاں والی۔ممبئی۔سہوتہ۔آلپی۔ٹیٹھی ڈانگا۔محمود آباد۔باتھو۔کاکناڈ۔بڈھانوں۔کندسیرو۔اسرانا۔ماڑا۔گاڈڑی والا۔پولیا۔بڑوا۔

مجلس خدام الاحمدیہ

اسی طرح سیدنا حضور انور کی منظوری واجازت سے درج ذیل پانچ صوبائی/زونل قیادت کو اسناد دی جائیں گی۔

اول:	مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ کرناٹک	چہارم:	مجلس خدام الاحمدیہ ساؤتھ کیرلہ
دوئم:	مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ کیرلہ	پنجم:	مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر زون A
سوئم:	مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر زون B		

درج ذیل صوبائی زونل مجالس کو خصوصی انعام کے لئے مستحق قرار دیا گیا ہے:

جملہ قائدین صوبائی وزونل اور مقامی سے گذارش کی جاتی ہے کہ آئندہ سال میں بھی اپنی ماہانہ کارگذاری رپورٹ دفتر مرکزی کو باقاعدگی کے ساتھ ارسال کرتے رہیں۔دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کی منشاء وتوقعات کے مطابق خدمات بجالانے اور تنظیم خدام الاحمدیہ کے اغراض ومقاصد کو پورا کرنے والا بنائے۔آمین

ملکی رپورٹیں

جھارکھنڈ: (از نیک محمد صوبائی قائد) مورخہ ۹،۱۰ اکتوبر بروز ہفتہ واتوا صوبائی اجتماع موسیٰ بنی مائنز میں منعقد ہوا۔اجتماع کا آغاز تہجد سے ہوا۔پہلے روز مختلف ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔دوسرے روز افتتاحی تقریب زیر صدارت مکرم شیخ فاروق احمد زونل امیر رانچی منعقد ہوئی۔اسی روز شام کو علاقہ کے ودھائک مکرم بال موچو صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے اور جماعت کے کاموں کی سراہنا کی۔اجتماع کے مختلف پروگراموں کی خبریں مختلف اخبارات میں شائع ہوئیں۔

کولکتہ: (از تنویر احمد بانی قائد مجلس) مورخہ ۱۹ اور ۲۶ ستمبر کو مقامی اجتماع منعقد کیا گیا۔مورخہ ۱۹ ستمبر کو مختلف ورزشی مقابلہ جات ہوئے اور مورخہ ۲۶ ستمبر کو مکرم ظفر احمد صاحب نائب امیر کے صدارت میں پروگرام کا آغاز ہوا۔ دُعا کے بعد مختلف علمی مقابلہ جات کرائے گئے۔بعد نماز مغرب اختتامی تقریب مکرم سید محمود احمد امیر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوئی۔اس تقریب میں انعامات تقسیم کے گئے۔

تھلک: (از شیخ برہان احمد سرکل انچارج) مورخہ ۹ ستمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔اللہ کے فضل سے یہ کیمپ بے حد کامیاب رہا۔اس کیمپ مین تقریباً ۲۰۰ مریضوں کا علاج کیا گیا۔تمام مریضوں کو دوائی بھی دی گئی جس کا انتظام ایک ڈاکٹر صاحب اور مکرم نور صاحب قائد بلاّری نے کیا۔صبح دس بجے سے شام پانچ بجے تک کیمپ جاری رہا۔احمدی اور غیر احمدی احباب نے اس کیمپ سے فائدہ اُٹھایا۔

حصار: (از انوار الدین سرکل انچارج) سرکل حصار کا اجتماع جماعت احمدیہ مسعود پور میں مورخہ ۱۳ اکتوبر کو منعقد ہوا جس میں خدام (بقیہ صفحہ 30 پر.....)

عید الاضحیٰ منانے کا اصل مقصد

......مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد اصلاح وارشاد مجلس انصاراللہ پاکستان......

حضرت اسماعیلؑ کی اصل قربانی

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

''درحقیقت حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے وادی مکہ میں چھوڑ آنے کے متعلق یہ رویاء دکھائی گئی تھی۔ کیونکہ ایک بے آب وگیاہ وادی میں بیٹھ جانا بھی بہت قربانی ہے......حضرت ابراہیمؑ کی رویا کا مطلب یہ تھا کہ آپ اپنی مرضی سے اور یہ جانتے بوجھتے ہوئے کہ وادی مکہ ایک بے آب وگیاہ جنگل ہے اور وہاں کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا۔ اپنی بیوی اور بچے کو وہاں چھوڑ آئیں۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ جب حضرت اسماعیلؑ بڑے ہوئے تو آپ نے اپنی نیکی اور تقویٰ کے ساتھ اپنے اردگرد لوگوں کا ایک گروہ جمع کر لیا اور زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات کی تحریک کر کے اور اسی طرح عمرہ اور حج کے طریق جاری کر کے آپ نے مکہ کو آباد کرنا شروع کیا۔ چنانچہ ان قربانیوں کے نتیجہ میں صدیوں سے مکہ آباد چلا آتا ہے۔ قریباً تین ہزار سال سے برابر خانہ کعبہ آباد ہے اور اس کا طواف اور حج کیا جاتا ہے۔'' (الفضل یکم اگست 1957ء)

عیدالاضحی منانے کا اصل مقصد

اس عظیم الشان قربانی کی یاد میں ہر سال جو عید منائی جاتی ہے اس موقع پر بے شک ہم ظاہری اظہار کے طور پر جانور ذبح کر کے قربانی کرتے ہیں لیکن اس عید کا اصل مقصد حضرت مصلح موعود یوں بیان فرماتے ہیں:-

''درحقیقت قربانیوں کی عید ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کے بعد دنیا کے لئے جنگلوں میں جائیں اور وہاں جا کر خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کریں اور لوگوں سے اس کے رسول کا کلمہ پڑھوائیں جیسا کہ ہمارے صوفیا کرام کرتے چلے آئے ہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہماری قربانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ ہو گی۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ وہ قربانی بالکل حضرت اسماعیل کی قربانی کی طرح ہو جائے گی۔ کیونکہ دلوں کی کیفیت اور ہوتی ہے اور ہمارے زمانہ کے لوگوں کے دلوں کی حالت اور ہے مگر بہر حال حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ ضرور ہو جائے گی۔ پس تم اپنے آپ کو اس قربانی کے لئے پیش کرو۔''

بڑی عید اور چھوٹی عید میں ایک اور فرق

چھوٹی عید کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب بھوک کا زمانہ گزر گیا۔ لیکن بڑی عید کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آؤ قربانی کریں۔ اس لئے بڑی عید کو حضرت مصلح موعود نے انبیاء اور خلفاء کے زمانہ کی عید قرار دیا ہے۔ اور چھوٹی عید کو انبیاء کے بعد کے زمانہ کی عید۔

اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں:-

''بڑی عید یہی ہے جو قربانیوں اور تکالیف کی ہے۔ وہ چھوٹی ہے جس میں بادشاہتیں اور حکومتیں ملتی ہیں۔ خدا کے انعام نام ہیں قربانی کا۔ ہمارے لئے تخت حکومت سولی کا تختہ ہے۔

وہی ہماری حکومت ہے اور وہ تمام تکالیف جو ہمیں دی جاتی ہیں انہیں میں ہمارے لئے فخر ہے۔ ہم اگر اس کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں تو اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے کرتے ہیں۔ اگر ہم مخالفوں سے کہتے ہیں کہ گالیاں مت دو۔ تو اسلئے کہ انکے اخلاق نہ بگڑ جائیں اور اگر حکومت کو متوجہ کرتے ہیں تو اس لئے کہ حکومت خدا کی نظروں میں مغضوب ہو کر تباہ نہ ہو جائے۔ ورنہ ہم تو لذت اسی میں محسوس کرتے ہیں اور مومن کی عید اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے

کیا تم سمجھتے ہو کہ جن لوگوں نے محمد رسول اللہ ﷺ آگے پیچھے اور دائیں بائیں جانیں دیں انہوں نے عید نہیں دیکھی آج وہ سامنے نہیں ہیں ورنہ تم دیکھتے کہ ان کے چہروں پر ایسے آثار ہوتے تھے جو ظاہری عید منانے والوں کے چہروں پر ہو ہی نہیں سکتے۔ جو جان دے دیتا تھا وہ یہی سمجھتا تھا کہ میری عید آگئی اسلئے انہیں شہید کیا گیا ہے کہ عید کا چاند دیکھتے ہوئے مرے۔ ہر مومن جو دین کے لئے فدا ہوتا ہو وہ عید دیکھتا ہے۔ یہی عید الاضحیہ ہوتی ہے یہی انبیاء کے زمانہ کا نشان ہے اور اسی کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے۔

آؤ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اس کے نام کو بلند کریں کہ اس نے ہمیں اس عید کی توفیق دی۔ جو سب سے بڑی عید ہے اگر اللہ تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اترتے اور بادشاہوں کو تختوں سے اتار کر ہمیں ان کی جگہ بٹھا دیتے تو ان گالیوں کے مقابلہ میں ہمارے لئے وہ چیز بالکل حقیر ہوتی۔ جن شہدا نے افغانستان میں جانیں دیں۔ انکی عزت چین جاپان اور افغانستان وغیرہ کے بادشاہوں سے بہت زیادہ ہے۔ اور دنیا کے ہزاروں سال کی بادشاہتیں ان کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ آئیندہ احمدی بادشاہ جو دنیا کو فتح کریں گے ان کی حیثیت ان شہداء کے مقابلہ میں وہی ہوگی جو پہلوان کے مقابلہ میں بچہ کی ہوتی ہے۔ یہ قربانیاں کرنے والے خدا تعالیٰ کے دائیں ہاتھ پر تخت پر بیٹھتے ہوں گے اور بادشاہتیں کرنے والے مؤدب سامنے کھڑے ہوں گے۔

پس بڑے وہی ہیں جن کو بڑی قربانیاں کرنے کی توفیق ملی۔ چند روزہ زندگی کیا ہے اصل زندگی وہی ہے جو آئندہ شروع ہوتی ہے۔ اور وہی ہمیشہ کی زندگی ہوتی ہے۔ اس لئے حقیقی عید وہی ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں اور یہ عید محض کسی قربانی سے نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے۔ نبیوں کا زمانہ پانا انسان کے اپنے اختیار میں نہیں اور لوگوں کے مانگنے سے نہیں مل سکتا۔ غور کرو اگر تم آج سے پچاس سال بعد پیدا ہوتے تو کس طرح یہ نعمت پا سکتے یا اگر ساٹھ سال پہلے مر جاتے تو ان نعمتوں سے محروم رہ جاتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ میں پیدا کیا اور پھر عید منانے کی توفیق دی اس کے بدلہ میں وہ کہتا ہے کہ جاؤ دنیا میں پھیل جاؤ اور جدھر جاؤ اللہ اکبر اللہ اکبر کہو۔ خدا کے نام کو بلند کرو۔ اس کی حمد کرو اور گم گشتہ راہ لوگوں کو اس کے حضور حاضر کرو تا وہ بھی اس نعمت سے حصہ پائیں۔ پس قدر کرو ان ابتلاؤں کی اور تکالیف کی جو تم پر آتی ہیں کیونکہ ہر ایک قربانی اور ابتلاء تمہارے درجہ کو بڑھاتا اور تمہیں خدا کے قریب کرتا ہے۔ یہ دکھ اور تکالیف تمہیں مایوس نہ کریں۔ کیونکہ عید کے دن کوئی مایوس نہیں ہوا کرتا۔'' (خطباتِ عید صفحہ:184-183)

مسلسل قربانیوں کے نتائج

موجودہ دور کا قربانیوں کے ساتھ خاص تعلق ہے اس میں وہی قوم زندہ رہ سکتی ہے اور ترقی کر سکتی ہے جو عملاً ہر وقت قربانیوں کے لئے آمادہ رہے۔ ان قربانیوں کے نتیجہ ہی میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بالآخر فتوحات نصیب ہوا کرتی ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ اس تعلق میں فرماتے ہیں کہ:-

''عیسائیوں نے قربانیاں کیں اور آج تک انکی نسلیں اس قربانی سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ افسوس کہ ہم مسلمانوں نے آہستہ آہستہ اس سبق کو فراموش کر دیا جس کی وجہ سے انہوں نے ناقابل تلافی نقصان اٹھایا اور ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ متواتر اور مسلسل دین کی راہ میں قربانیاں کر کے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کو قریب سے قریب تر کر دے۔ (الفضل 2 جولائی 1958ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بھی موجودہ قربانیوں کے دور کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والی صبح کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''انہی مظالم کی کوکھ سے وہ فجر طلوع ہوگی جس کو میری نگاہیں دیکھ رہی ہیں اور خدا کی قسم ضرور وہ فجر طلوع ہوگی وہ خوشخبریوں کی صبح آئے گی وہ بشارتوں کی صبح آئے گی وہ فتح وظفر کی صبح آئے گی اور ہماری عید ایک نئے دور میں داخل ہو جائے گی جو خدا کے فضلوں کا ایک نیا اظہار ہوگا۔''

(خطباتِ طاہر عیدین صفحہ:35)

عید کی حقیقی خوشیاں

خوشخبریوں، بشارتوں اور فتح وظفر کی وہ صبح ہی دراصل ہماری حقیقی

عید ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اس ضمن میں فرماتے ہیں:-

’’یہ ان اسلام پر بہت سخت ہیں اور عالم اسلام دن بدن پہلے سے بڑھ کر مشکلات میں مبتلا ہوتا چلا جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی ہدایت کی دائمی خوشیوں کی عید دکھائے۔اصل خوشیاں وہی ہیں جو اسلام کی فتح کی خوشیاں ہیں جو مسلمانوں کے صحیح سچی ہدایت پا جانے کی خوشیاں ہیں۔‘‘

(خطبات طاہر عیدین صفحہ:163)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اسی بنا پر ہمیں بار بار خاص کوشش کے ساتھ دعوت الی اللہ کرنے کی طرف متوجہ فرمارہے ہیں۔حضور نے جلسہ سالانہ یو.کے. سے 26 جولائی 2009ء کو اختتامی خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

’’پس ہر احمدی کا یہ بھی کام ہے کہ دعوت الی اللہ کی کوششوں کے ساتھ اپنے اعمال میں بھی ایک پاک تبدیلی پیدا کریں اور پھر اپنی ان پاک تبدیلیوں کو اپنی دعاؤں اور آنکھ کے پانیوں سے سیراب کریں تا کہ جو انقلاب پیدا ہو وہ عارضی نہ ہو بلکہ مستقل ہو جو ہمیشہ دنیا میں راہنمائی کا باعث بنتا چلا جائے۔پس اٹھیں! ان پاک تبدیلیوں کے ساتھ اپنی سجدہ گاہوں کو تر کرتے ہوئے اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے عرش پر ایک ارتعاش پیدا کردیں۔خدائی تقدیر نے تو مسیح (موعود) کی جماعت کے غلبہ کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ہمارا کام ہے کہ اس تقدیر کو اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے دیکھنے کے لئے اس کا حصہ بننے کے لئے دعاؤں پر دعاؤں پر اور دعاؤں پر زور دیتے چلے جائیں تا کہ عرش سے ہم یہ آواز سننے والے ہوں کہ....سنو یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے۔فتح وظفر کی کلید تم کو ملنے والے ہے۔‘‘

جیسا کہ حضرت اسماعیلؑ نے اپنے باپ سے خدا کا حکم سُن کر اس کی تعمیل میں خود کو قربانی کے لئے پیش کر دیا آج ہم میں سے ہر ایک کو اپنے روحانی باپ اور پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دعوت الی اللہ کے میدان میں قربانیاں کرتے ہوئے مستعد ہونے کی ضرورت ہے۔اس طرح نہ صرف ہماری اصلاح اور تربیت ہوگی اور ہماری عمر، جان، مال، جسمانی اور روحانی اولاد میں برکت ہوگی بلکہ ہم لاکھوں کروڑوں سعید روحوں تک اس صداقت کو پہنچا کر دین حق کے غلبہ کی ساعتوں کو نزدیک سے نزدیک کر رہے ہوں گے۔جو دراصل ہماری بڑی عید ہے۔

اللہ تعالیٰ اس ضمن میں ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔آمین

(ماخوذ از روزنامہ الفضل 24 نومبر 2009ء)

Samad Mob:9845828696
XPORT
GENUINE BRAND
EXPORT SURPLUS
Silver Plaza Complex, Opp. Vijayabank, MEDIKERI

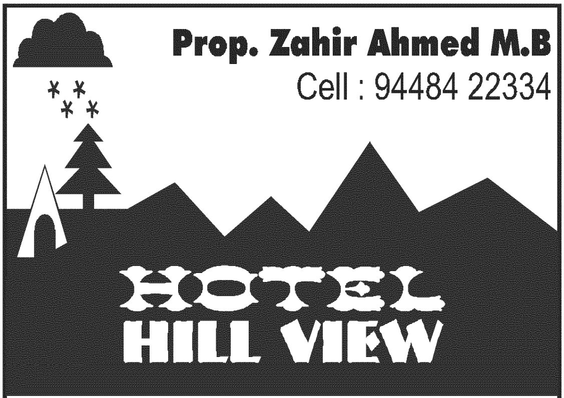

Hill Road, Madikari - 571201
Ph.: (08272) 223808, 221067
e-mail : hillviewcoorg@yahoo.com
Web : www.hotelhillviewcoorg.com

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اہلِ بیت سے آپؑ کی محبت

تقریر جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۲۰۰۹

قسط : اوّل
……… ﴿از محمد کریم الدین شاہد ناظم ارشاد وقفِ جدید قادیان﴾ ………

محترم صدرِ اجلاس اور سامعین کرام ! تاریخِ انبیاء اس بات پر شاہد ہے کہ دُنیا میں جب کبھی انبیاء و مرسلین قیامِ توحید اور اصلاحِ خلق کے لئے مبعوث ہوئے ، اُن کی زندگیاں دعویٰ سے قبل اپنی قوم اور علاقہ میں نہایت درجہ پاکیزہ، عوام الناس سے ممتاز، اخلاقِ فاضلہ کی عکّاس اور اُس وقت کے سماج کے لئے اُمید کی کرن ہوا کرتی تھیں ۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ حضرت صالح علیہ السلام کے ذکر میں فرماتا ہے :

قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ کُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ ھٰذَا

(سورہ ھود :۶۳)

اُن کی قوم نے کہا کہ اَے صالح ! اِس سے پہلے تو تُو ہمارے درمیان مستقبل کے لئے اُمید کی جگہ سمجھا جاتا تھا۔ یعنی ہم کو تمہارے وجود سے بڑی بڑی اُمیدیں وابستہ تھیں کہ اپنی عقل و دانش کے لحاظ سے قوم کی بہبُود اور سماج کو اُونچا اُٹھانے کے لئے ہمارے لیڈر بنو گے لیکن یہ کیا کہ اِس عقل و دانش کے باوجود تم خدائے واحد کی پرستش کی تلقین کرتے اور ہمیں ہمارے بزرگوں کے راستے سے ہٹانا چاہتے ہو !؟

ایسا ہی سلوک ہمارے پیارے آقا و مُطاع سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا گیا کہ دعوٰئ نبوّت سے قبل آپؐ کو صدوق اور اَمین کے لقب سے پُکارا جاتا تھا لیکن جب آپؐ نے دعوٰئ نبوّت فرمایا تو وہی قوم جو آپؐ کو سر آنکھوں پر بٹھاتی تھی، آپؐ کی جانی دُشمن بن گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی پاکیزہ زندگی کو آپؐ کی صداقت کے ثبوت میں پیش کرتے ہوئے فرمایا :

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰہُ مَا تَلَوْتُہٗ عَلَیْکُمْ وَلَآ اَدْرٰیکُمْ بِہٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (سورۂ یونس:۱۷)

یعنی (اَے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تُو اُنہیں کہہ دے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی یہی مشیّت ہوتی کہ اِس (قرآن) کی جگہ کوئی اور تعلیم تمہیں دی جائے تو مَیں اسے تمہارے سامنے پڑھ کر نہ سُناتا۔ اور نہ ہی وہ خدا تمہیں اِس تعلیم سے آگاہ کرتا چنانچہ اِس (دعوٰئ نبوّت) سے پہلے مَیں ایک عرصۂ دراز تم میں گذار چکا ہوں کیا پھر بھی تُم عقل سے کام نہیں لیتے !؟

گویا اِس آیت کریمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی یہ دلیل بیان کی گئی ہے کہ تُم میری گذشتہ زندگی کو دیکھ لو کہ جب مَیں انسانوں کے متعلق بھی کوئی جھوٹ بات کہنا گوارا نہیں کرتا تھا تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مَیں یکدم خدا تعالیٰ پر جھوٹا دعوٰی کردوں۔ یہ عقل کے خلاف بات ہے۔

بعینہٖ یہی دلیل سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غُلام، عاشقِ صادق اور فرزند جلیل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام پر چسپاں ہوتی ہے کہ دعوٰئ مسیحیت و مہدویّت سے قبل آپؑ کی زندگی نہایت درجہ پاکیزہ، تقویٰ و طہارت کی حامل، اسلام، قرآن اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا عشق اور غیرت رکھنے والی زندگی تھی جِسے آپؑ نے اپنی صداقت کے ثبوت کے طور پر پیش فرمایا۔ چنانچہ آپؑ اپنے مخالفین کو چیلنج کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

’’تم کوئی عیب، افتراء یا جھوٹ یا دَغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھُوٹ اور افتراء کا عادی ہے، یہ

بھی اُس نے جُھوٹ بولا ہوگا۔ کون تُم میں ہے جو میری سوانحِ زندگی میں کوئی نکتہ چینی کرسکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے کہ جو اُس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔''

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

پھر فرمایا :-

'' میری ایک عُمر گذر گئی ہے مگر کون ثابت کرسکتا ہے کہ کبھی میرے مُنہ سے جھوٹ نکلا ہے۔ پھر جب مَیں نے محض لِلّٰہ انسانوں پر جھوٹ بولنا متروک رکھا اور بارہا اپنی جان اور مال کو صدق پر قُربان کیا تو پھر مَیں خدا تعالیٰ پر کیوں جھوٹ بولتا۔؟'' (حیاتِ احمد جلد اوّل صفحہ ۱۲۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِس چیلنج پر ایک سو بیس سال کا عرصہ گذر چکا ہے مگر کسی بھی مخالف کو اس کا جواب دینے کی ہمت نہیں ہوئی۔ دعوٰے کے بعد تو مخالفین ہر طرح کے الزام لگایا ہی کرتے ہیں۔ سادہ لوح مسلمانوں کو جھوٹ بول بول کر جماعت کے خلاف بھڑکاتے ضرور ہیں لیکن دلائل وحقائق کے میدان سے یہ کہہ کر اپنا پیچھا چھڑاتے ہیں کہ حیات وممات مسیح، ختمِ نبوت اور امکانِ نبوت کی بحثوں کو چھوڑو، صرف سیرتِ مرزا پر بحث کرو کیونکہ اس طرح وہ الزام تراشیاں اور جھوٹ بول کر عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونک سکتے ہیں۔ مگر دعوٰی سے پہلی زندگی پر نہ صرف یہ کہ کوئی اُنگلی نہیں اُٹھا سکتا بلکہ بیسیوں لوگوں نے آپؑ کی پاکیزہ زندگی کی گواہی دی جنہوں نے آپ کو دیکھا اور جن کا آپؑ سے واسطہ پڑا۔

چنانچہ مشہور اہلِ حدیث عالم مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے دعوی کے بعد آپ کی شدید مخالفت کی مگر اس سے پہلے انہوں نے آپؑ کی کتاب براہین احمدیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا :-

''مؤلف براہینِ احمدیہ مخالف وموافق کے تجربے اور مشاہدے کی رُو سے (واللہ حسیبہٗ) شریعتِ محمدیہؐ پر قائم وپرہیزگار اور صداقت شعار ہیں۔''

(اشاعۃ السُّنہ جلد ۷ صفحہ ۱۸۴)

مزید لکھا :-

''اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے۔'' (اشاعۃ السُّنہ جلد ۷ صفحہ ۱۶۹)

مولانا ابوالکلام آزاد جو ہندوستان کے مشہور عالمِ دین، مفسّرِ قرآن اور صحافی تھے، یہ گواہی دیتے ہیں کہ :-

''کیریکٹر کے لحاظ سے مرزا صاحب کے دَامن پر سیاہی کا چھوٹے سے چھوٹا دھبّہ بھی نظر نہیں آتا۔ وہ ایک پاکباز کا جینا جِیا اور اس نے ایک متقی کی زندگی بسر کی۔ غرضیکہ مرزا صاحب کی ابتدائی زندگی کے پچاس سالوں نے بلحاظ اخلاق وعادات اور کیا بلحاظ خدمات وحمایتِ دین، مسلمانانِ ہند میں اُن کو ممتاز، برگزیدہ اور قابلِ رشک مرتبہ پر پہنچادیا۔''

(اخبار وکیل امرتسر ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

مشہور مُسلم لیڈر اور صحافی وشاعر مولانا ظفر علی خان صاحب کے والدِ بزرگوار منشی سراج الدین صاحب ایڈیٹر اخبار ''زمیندار'' گواہی دیتے ہیں کہ :-

'' ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متّقی بزرگ تھے......آپ بناوٹ اور افتراء سے بَری تھے۔''

(اخبار زمیندار مئی ۱۹۰۸ء بحوالہ اخبار بدر ۲۵ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۳)

سامعین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی راست گفتاری، تقویٰ وطہارت نہایت نمایاں اور مسلّم تھی۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کوئی انسان بلاوجہ راستی اور سچّائی کو ترک نہیں کرتا۔ اس کا امتحان عام حالات میں نہیں ہوتا بلکہ اُس وقت ہوتا ہے جب ایسے حالات میں بھی صداقت پر قائم رہے جبکہ ایسا کرنے میں اُس کی اپنی ذات یا اُس کے عزیز واقارب یا اُس کے دوستوں یا تعلق داروں یا اُس کی قوم ومُلک کو کوئی نقصان پہنچتا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے چونکہ ایک رُوحانی مصلح بننا مقدّر تھا اس لئے آپؑ کی زندگی میں ایسے کئی مواقع پیش آئے کہ جب سچّائی کو اختیار کرنا آپؑ کے لئے بظاہر بہت بڑے نقصان یا خطرے کا باعث تھا۔ مگر آپؑ نے ہر ایسے مواقع پر

اپنے نفع یا فائدے کو ذرّہ بھر بھی حیثیت نہیں دی اور ایک مضبوط چٹان کی طرح صداقت اور راستی پر قائم رہے۔ ہر قسم کے نقصان اور خطرے کو برداشت کیا مگر سچ کا دامن نہیں چھوڑا۔

مثلاً ۱۸۷۷ء کی بات ہے کہ امرتسر کے ایک عیسائی وکیل رلیا رام کے پریس میں آپ نے ایک مضمون ایک پیکٹ کی صورت میں چھپنے کے لئے ارسال کیا اور اس میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ اُس زمانے میں کسی پیکٹ میں ایک الگ خط کا رکھنا جُرم تھا اور ایسے جُرم کی سزا پانچ سو روپے جُرمانہ یا چھ ماہ کی قید ہؤا کرتی تھی اس لئے رلیا رام وکیل نے افسرانِ ڈاک کا مُخبر بن کر حضور علیہ السلام کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا اس سلسلے میں جن جن وکلاء سے مشورہ کیا گیا اُنہوں نے یہی مشورہ دیا کہ جھوٹ بولنے کے سوا اور کوئی راہ رہائی کی نہیں ہے۔ آپ یہ بیان دے دیں کہ یہ خط مَیں نے پیکٹ میں نہیں ڈالا بلکہ رلیا رام نے خود ڈال دیا ہوگا۔ ایسا کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا ورنہ صورتِ مقدمہ سنگین ہے اور کوئی صورت رہائی کی نہیں ہے۔ لیکن آپؑ نے اُن سب کو یہی جواب دیا کہ مَیں کسی حالت میں بھی راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو ہوگا سو ہوگا۔

چنانچہ آپؑ کو ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا اور آپؑ نے بڑی دلیری کے ساتھ اپنے اس فعل کا اعتراف کیا کہ پیکٹ میں خط میرا ہی ہے لیکن گورنمنٹ کو نقصان پہنچانے یا محصول سے بچنے کے لئے ایسا نہیں کیا بلکہ مجھے اس قانون کا علم نہیں تھا۔ مَیں نے نیک نیتی سے اس کو مضمون کا ہی ایک حصہ سمجھ کر رکھا تھا۔ اس سچ کا مجسٹریٹ کے دل پر ایسا گہرا اثر ہؤا کہ اُس نے بلا تامّل آپؑ کو بری کر دیا۔

حضرات! حضور علیہ السلام کی جوانی میں آپؑ کی راستبازی اور سچ گوئی کا اتنا شہرہ تھا کہ آپؑ کے خاندانی مقدمات میں اکثر آپ کے مخالفین بھی آپ کو بطور گواہ پیش کرتے تھے اور کئی خاندانی مقدمات میں آپ نے اپنے خاندان کے خلاف گواہی دیکر اُن کی ناراضگی مول لی مگر حق و صداقت کا دامن نہ چھوڑا۔ آپ کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ الہام ایک ٹھوس صداقت پر مبنی ہے کہ:-

قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

’’یعنی تُو اپنے مخالفوں سے کہہ دے کہ اگر مَیں نے خدا پر افتراء باندھا ہے تو مَیں مُجرم ہوں اور اپنے جُرم کی پاداش سے بچ نہیں سکتا مگر تُم اتنا تو سوچو کہ مَیں اپنے دعوی سے پہلے تمہارے درمیان ایک لمبا زمانہ گذار چکا ہوں اور تم میرے حالات اور میری عادات سے اچھی طرح واقف ہو تو کیا پھر بھی تم میری صداقت کے متعلق شک کرتے ہو اور عقل و خرد سے کام نہیں لیتے؟‘‘

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲)

پس ایسے راستباز اور مقدس و مطہّر وجود کو جھوٹا اور مفتری قرار دینا معترضین کی اپنی ذہنیت اور کردار کی عکّاسی کرتا ہے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو دینِ اسلام کے فدائی اور حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل کے شیدائی تھے۔ آپ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ ؎

کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملّت میں رکھایا ہم نے
تیرے مُنہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے
ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اَے خیرِ رُسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

دینِ اسلام کی کمزوری اور مسلمانوں کی بے بسی سے آپؑ کا دِل تڑپ جاتا تھا اور بے اختیار آپؑ کے دردمند دل سے یہ صدا اُٹھتی کہ ؎

میرے آنسو اِس غمِ دِلسوز سے تھمتے نہیں
دِیں کا گھر ویراں ہے اور دُنیا کے ہیں عالی منار
دیکھ سکتا ہی نہیں مَیں ضعفِ دینِ مصطفیٰؐ
مجھ کو کر اَے میرے سُلطاں کامیاب و کامگار

حضرات! اسلامی کیلنڈر کا پہلا مہینہ محرّم الحرام شروع چکا ہے اور

مسلمان جانتے ہیں کہ اسی مقدس مہینے کی دسویں تاریخ کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے، حضرت فاطمۃ الزہراء اور حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کے لختِ جگر حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ کی میدانِ کربلا میں دردناک شہادت اپنی ہی قوم کے ہاتھوں ہوئی جو تاریخِ اسلام کا ایک المناک باب ہے۔ جو لوگ محض تعصب کی راہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آلِ رسولؐ اور خاص کر حضرت امام حُسینؓ کی ہتک کرنے والا قرار دیتے ہیں وہ غور سے سُنیں کہ حضور علیہ السلام کے دِل میں اہلِ بیتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مرتبہ اور مقام تھا۔

ایک دفعہ جب محرّم کا مہینہ تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے باغ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے آپؑ نے اپنی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور اپنے سب سے چھوٹے بیٹے میاں مبارک احمد صاحب مرحوم کو اپنے پاس بُلایا اور فرمایا :- ’’آؤ! مَیں تمہیں محرّم کی کہانی سُناؤں۔‘‘ پھر آپؑ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات سُنائے۔ واقعات سناتے وقت آپؑ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ آپؑ اپنی انگلیوں کے پوروں سے آنسو پونچھتے جاتے تھے اس دردناک کہانی کو ختم کرنے کے بعد آپؑ نے بڑے کرب کے ساتھ فرمایا:-

’’یزید پلید نے یہ ظُلم ہمارے نبی کریمؐ کے نواسے پر کروایا۔ مگر خدا نے بھی اِن ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا۔‘‘

(روایات حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ)

گویا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی المناک شہادت کے واقعہ کو یاد کر کے آپ کا دِل اس قدر بے چین تھا کہ اگر ایک عام مسلمان کو اس واقعۂ شہادت سے جتنا غم ہوسکتا ہے اس کی نسبت حضور علیہ السلام کا غم سَو گُنا زیادہ تھا جس کا اظہار آپؑ نے اپنے ایک شعر میں یوں فرمایا ہے کہ ؎

کربلائیست سَیرِ ہر آنم ☆ صد حسین است در گریبانم

ہمارے مخالفین کو اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ درد اور تڑپ نظر نہیں آتی جو آپؑ کو اسلام، قرآن اور حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو رہے حملوں کی وجہ سے تھی۔ اُس کو چھوڑ کر انہوں نے اس شعر کو محلِ اعتراض اور عوام الناس کو دھوکہ دینے کا ذریعہ بنالیا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں آپؑ فرماتے ہیں :-

’’حُسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہّر تھا اور بلاشبہ اُن برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدائے تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے اور ایک ذرّہ کینہ رکھنا اُس سے موجبِ نقصِ ایمان ہے اور اُس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زُہد اور عبادت ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے...... تباہ ہوگیا وہ دِل جو اُس کا دُشمن اور کامیاب ہوگیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے...... غرض یہ امر نہایت درجہ شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حُسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ جو شخص حُسین یا کسی اَور بزرگ کی جو ائمہ مطہّرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اُس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ اُس شخص کا دُشمن ہوجاتا ہے جو اُس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دُشمن ہے۔‘‘

(اشتہار تبلیغ الحق صفحہ ۲۰۱،۸ /اکتوبر ۱۹۰۵ء)

سامعین کرام! ہمارے مخالفوں کی جانب سے بسا اوقات دیدہ و دانستہ یا بعض دفعہ ناواقفی کے نتیجے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر خاص طور سے یہ اعتراض بھی کیا جاتا ہے کہ آپؑ نے نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک کی ہے حالانکہ ایک ادنیٰ تامّل سے یہ بات ایک بچّہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ جب مثیلِ عیسیٰؑ ہونے کا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک کر کے گویا آپؑ اپنی ذات کی ہتک کرنے والے بنیں۔ اسی لئے آپؑ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں خاص طور پر فرمایا ہے کہ :-

’’ہم اس بات کے لئے بھی خدائے تعالیٰ کی طرف سے مامُور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سچّا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور اُن کی نبوّت پر

ایمان لاویں۔سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو اُن کی شانِ بزرگ کے برخلاف ہو اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکہ کھانے والا اور جھوٹا ہے۔" (ایّام الصلح ٹائیٹل پیج صفحہ ۲ جنوری ۱۸۹۹)

اسی طرح فرماتے ہیں :-

" جس حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ کا سچّا نبی اور نیک اور راستباز مانتے ہیں تو پھر کیونکر ہمارے قلم سے اُن کی شان میں سخت الفاظ نکل سکتے ہیں!؟۔" (کتاب البریہ صفحہ ۹۳، ۱۸۹۷ء)

اور فرمایا :-

"عیسائی خواہ حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا یا خدا جو چاہیں بناویں مگر وہ اُن کی اصل اتباع اور حقیقی مقام سے بے خبر ہیں۔اور ہم ہرگز تحقیر نہیں کرتے۔ ہم حضرت عیسیٰؑ کو خدائے تعالیٰ کا سچّا نبی یقین کرتے ہیں۔"

(اخبار البدر ۲۴/اپریل ۱۹۰۴ء)

نیز فرماتے ہیں :-

" مَیں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حضرت عیسیٰؑ جیسے راستباز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔اور وعید مَنْ عَادٰی وَلِیًّا دست بدست اُس کو پکڑ لیتا ہے۔" (اعجازِ احمدی صفحہ ۳۸، نومبر ۱۹۰۲ء)

سامعین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اسلام کے وہ فتح نصیب جرنیل اور بطلِ جلیل ہیں جنہوں نے دُنیا بھر میں یہ منادی کی کہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے، زندہ کتاب قرآنِ مجید ہے اور زندہ نبی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔آپؑ کی اسّی سے زائد کتابیں اِس پر شاہدِ ناطق ہیں۔ پھر کتنے تعجب کی بات ہے کہ ایسے عاشقِ قرآن اور عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے مخالفین توہین رسالت کا مرتکب اور نعوذ باللہ گستاخِ رسولؐ قرار دیکر عام مسلمانوں کے دلوں میں نفرت وحقارت اور بُغض وحسد کی آگ بھڑکاتے رہتے ہیں حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے تو قرآنِ مجید رُوح کی غذا تھی اور آپؑ کو اس سے اس قدر دلی محبت اور لگاؤ تھا کہ ہمیشہ اس کے مطالعہ میں غرق رہتے۔آپؑ فرماتے ہیں ؎

دِل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چُوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مِرا یہی ہے

اور آپؑ کے رگ و ریشہ میں عشقِ رسولؐ اس طرح رچ بس گیا تھا کہ آپؑ کے دِل کی یہ بے ساختہ اور پُر جوش آواز تھی کہ ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم
گر کُفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یعنی مَیں خدا کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہوں۔اگر میرا یہ عشق کسی کی نظر میں کُفر ہے تو خدا کی قسم مَیں ایک سخت کافر انسان ہوں۔ایک اَور جگہ آپؑ بڑے ہی محبت بھرے انداز میں فرماتے ہیں ؎

عجب نُوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست بُرہانِ محمدؐ
دریں رہ گر کُشندم ور بسوزند
نتابم رُو زِ ایوانِ محمدؐ
تُو جانِ ما منوّر کردی از عشق
فدایت جانم اَے جانِ محمدؐ

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں خدا نے عجب نُور ودیعت کر رکھا ہے اور آپؐ کی مقدس کان عجیب وغریب جواہرات سے بھری پڑی ہے۔سو اگر اَے منکرو! تم محمدؐ کی صداقت کی دلیل چاہتے ہو تو دلیلیں تو بے شمار ہیں مگر مختصر رستہ یہ ہے کہ اُس کے عاشقوں میں داخل ہو جاؤ کیونکہ محمدؐ کا وجود اُس کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔واللہ اگر آپؐ کے رستہ میں مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور میرے ذرّہ ذرّہ کو جلا کر خاک بنا دیا جائے تو پھر بھی مَیں آپؐ کے دروازے سے کبھی مُنہ نہیں موڑوں گا۔سواَے محمدؐ کی جان! تجھ پر میری جان قُربان۔تُو نے میرے رُوئیں رُوئیں کو اپنے عشق سے منوّر کر رکھا ہے۔

〈باقی....〉

دینِ اسلام میں قرابت داروں کی اہمیت اور اُن کے حقوق

(وسیم احمد خان، یاری پورہ، کشمیر)

قرابت دار سے مُراد وہ لوگ ہیں جو والدین اور اولاد کے علاوہ ہوتے ہیں۔اس میں وہ رشتہ دار شامل ہوتے ہیں جو والدین کی طرف سے ہوتے ہیں۔ ایسی رشتہ داری میں والدین کے بھائی بہن اور دیگر قریبی عزیز شامل ہوتے ہیں رشتہ دار سے تعلق قائم کرنے اور اُن کے حقوق کی ادائیگی کو صلہ رحمی کہتے ہیں اور ان سے تعلق توڑنے اور ان کے حقوق کی طرف توجہ نہ کرنے کو قطع رحمی کہتے ہیں۔

اسلام اگر چہ ایک عالمگیر مذہب ہے اور اسکے ماننے والے یعنی مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تاہم خونی رشتہ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔رشتہ دار سے محبت اور باہمی رابطہ ایک قدرتی بات ہے۔خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت میں یہ خاصیت رکھی ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کی طرف مائل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کے عین مطابق اپنے خونی رشتہ کو قائم رکھنے اور اس کے ساتھ صلہ رحمی کی حسین اور منفرد تعلیم دی ہے۔اللہ تعالیٰ نے پہلی اُمتوں کو بھی رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے مگر دینِ اسلام میں جس طرح اس موضوع کے متعلق ہدایات پائی جاتیں ہیں وہ ہر لحاظ سے جامع اور لامثال ہیں۔

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاعْبُدُو اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْبِہٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَ بِذِی الْقُرْبٰی..... (النساء:38)

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں قرابت داروں کے حقوق کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاٰتِ ذَالْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ۝ (بنی اسرائیل:27)

اور قرابت دار کو اس کا حق دے اور مسکین کو بھی اور مسافر کو بھی مگر فضول خرچی بند کر۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ قریبی رشتہ داروں کے حقوق کی بجا آوری کے تعلق سے مزید فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِذِی الْقُرْبٰی. (النحل:91)

یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں عدل، احسان اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حُسنِ سلوک کی تاکید فرمائی گئی اس بار بار کی تاکید سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایک مسلمان کو اس امر کی طرف کتنی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔اور اگر ہم مسلمان قرآن مجید کے ان احکامات کی روشنی میں اپنے قرابت داروں کے ساتھ اچھا برتاو کریں اور اُن کے حقوق کی طرف خصوصی توجہ دیں اور اُن کی خبر گیری کرتے رہیں۔امیر رشتہ دار اپنے غریب رشتہ داروں کا حق ادا کریں تو دنیا میں غربت اور افلاس کا خاتمہ ہو جائے گا۔اور مسلمان کو یہ عظیم کام کرنے سے یقیناً اللہ کی خوشنودی حاصل ہوگی۔لیکن آج کل لوگ رشتہ داروں سے معمولی باتوں پر ناراض ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ دعا وسلام بھی چھوڑ دیتے ہیں صاحب حیثیت رشتہ دار اپنے غریب رشتہ داروں سے ملنا بھی پسند نہیں کرتے۔

ایسے لوگ جو اپنے رشتہ داروں کے حقوق ادا نہیں کرتے اُن کے رزق سے برکت اُٹھ جاتی ہے چنانچہ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

جو شخص پسند کرتا ہے کہ اُس کے رزق میں کشادگی ہو اور اُس کی عمر دراز ہو اُسے چاہئے کہ رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔ (بخاری ومسلم)

دنیا میں کونسا ایسا شخص ہوگا جو عمر دراز اور رزق میں کشادگی کا طالب نہ ہوگا پس اپنے رزق میں برکت اور وسعت اور اپنی عمریں لمبی کرنے کا کیا ہی آسان اور فطرت کے عین مطابق نسخہ ہمارے محبوب آقا حضرت اقدس محمدؐ نے ہمارے لئے تجویز فرمایا ہے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرتا ہے جواب میں وہ اُسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ نیکی کا جواب بدی سے دیتے ہیں۔ان حالات میں ایک انسان کو صبر وتحمل سے کام لینا چاہئے برائیوں کا جواب اچھائیوں سے دینا اور رشتہ داری کے تعلقات کو قائم رکھنا باعثِ ثواب ہے اور انسان کے بلند کردار کی نشاندہی کرتا ہے اس سلسلے میں بخاری شریف کی یہ حدیث ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

وہ شخص جو بدلہ میں رشتہ داری کا لحاظ کرتا ہے وہ مکمل درجہ کی صلہ رحمی کرنے والا نہیں۔کمال درجہ کی صلہ رحمی یہ ہے کہ جب دوسرے رشتہ دار اس کے ساتھ تعلق توڑیں تو یہ اُن کے ساتھ اپنا تعلق جوڑے اور اُن کا حق دے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے آنحضورؐ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ہیں۔ میں اُن سے تعلق جوڑتا ہوں وہ توڑتے ہیں میں احسان کرتا ہوں وہ بدسلوکی کرتے ہیں میرے نرمی اور حلم کے سلوک کا جواب وہ زیادتی سے دیتے ہیں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا اگر وہ ایسا کرتے ہیں جیسا تم نے بیان کیا تو تم گویا اُن کے منہ پر خاک ڈال رہے ہو یعنی یہ اُن پر احسان کر کے انہیں شرمسار کر کے رکھ دینے کے مترادف ہے اور اللہ کی طرف سے تمہارے لئے ایک مددگار فرشتہ اُس وقت تک مقرر رہے گا جب تک تم اپنے حسن سلوک کے اس نمونہ پر قائم رہو گے۔ (احمد)

ہمارے رشتہ دار چاہے کسی بھی مذہب، اعتقاد اور رنگ ونسل کے ہوں اسلام نے اُنکے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی چنانچہ حضرت اسماء بنت بکرؓ بیان کرتی ہیں کہ میری والدہ جو کہ مشرک تھیں میرے لئے اداس ہو کر محبت سے ملنے مدینہ آئی۔ میں نے نبی کریمؐ سے پوچھا کیا میں ان کے مشرک ہونے کے باوجود ان سے حسن سلوک کروں نبی کریمؐ نے فرمایا کیوں نہیں ضرور اُن سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔ (بخاری)

جو لوگ مالدار ہوں اور صاحب حیثیت ہوں انکے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے غریب اور یتیم رشتہ داروں کی مالی مدد کریں قرآن کریم نے اس امر کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:-

یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ط....

(البقرہ:216)

وہ تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ تو کہہ دے جو اچھا مال بھی تم دو وہ (تمہارے) ماں باپ، قریبی رشتہ دار، یتیموں، مسکینوں اور مسافر کا پہلا حق ہے۔

رشتہ داروں پر خرچ کرنے کا دُگنا ثواب ملتا ہے جب آنحضرتؐ پر یہ وحی نازل ہوئی:-

لَنْ تَنَالُو الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط (ال عمران:93)

یعنی تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی محبوب شئے (چیز) اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔

اس خدائی وحی کو سنتے ہی صحابہ کرام نے اپنی محبوب چیزیں خدا کی راہ میں خرچ کرنی شروع کر دیں۔حدیث میں ذکر ہے کہ حضرت ابوطلحہؓ کے پاس ایک باغ تھا جو آپ کو بہت پسند تھا۔انہوں نے آنحضورؐ سے عرض کیا میں یہ باغ اللہ کی راہ میں فقیروں اور مسکینوں میں تقسیم کرنا چاہتا ہوں تو آنحضرتؐ نے فرمایا تیرا اجر ثابت ہوگیا اور تو اسے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر۔

''رسولِ کریمؐ فرماتے تھے کہ مسکین کو صدقہ دینا ایک نیکی ہے اور مستحق رحمی رشتہ دار کو صدقہ دینا دوہری نیکی ہے۔'' (ترمذی)

ایک دفعہ اُم المومنین حضرت میمونہؓ نے ایک لونڈی آزاد کی۔رسولِ کریمؐ کو جب اس بارے میں بتایا تو آپؐ نے فرمایا اگر تم اپنے ننہال کو (جو مستحق تھے) یہ لونڈی دے دیتیں تو تیرے لئے بہت زیادہ اجر کا موجب ہوتا۔ (ابوداؤد)

رشتہداروں سے صلہ رحمی، حسن سلوک اور پیار ومحبت سے پیش آنا ایک انسان کے گناہوں کی معافی کا ایک خاص ذریعہ ہے۔

ایک شخص نے نبی کریمؐ سے عرض کیا کہ مجھ سے ایک بڑا گناہ سرزد ہوا ہے کیا میری توبہ کی بھی کوئی صورت ہوسکتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا کیا تمہاری ماں زندہ ہے اس نے کہا نہیں فرمایا تمہارے خالہ ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا پھر اُس سے حسن سلوک کرو۔ یہی عمل تمہارے لئے گناہوں سے معافی کا ذریعہ بن جائے گا۔ (ترمذی)

پس مسلمانوں کے لئے پیارے نبیؐ نے کیا ہی آسان نسخہ تجویز فرمایا۔ رشتہ داروں سے حسن سلوک کر کے مسلمان نہ صرف خدا کی خوشنودی حاصل کر کے اپنے لئے اجرعظیم حاصل کریں گے بلکہ اپنے گناہوں کو معاف بھی کروائیں گے۔

رشتہ دار صرف مالی مدد کے ہی مستحق نہیں ہوسکتے بلکہ ہر مشکل وقت میں اپنی طاقت اور استعداد کے مطابق ہمیں اُنکی مدد کرنی چاہئے۔ اگر کوئی رشتہ دار دینی یا اخلاقی طور پر غلط راستے پر چل رہا ہے تو ہم پر فرض عائد ہوتا ہے کہ دعاؤں اور پیار ومحبت کے ساتھ ہمیں اُس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے جب اعلانیہ تبلیغ کا حکم دیا تو کہا سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں اور قبیلے کو تبلیغ کر۔ اگر کوئی عزیز رشتہ دار بے راہ روی کا راستہ اختیار کر کے اپنی دنیا وآخرت خراب کر رہا ہو یا غلط عقائد کی پیروی کر رہا ہو تو تعاون اور ہمدردی کا تقاضا ہے کہ اُسکی اصلاح کی کوشش کی جائے۔

پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صلہ رحمی جیسے اعلیٰ درجے کے خلق کو اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق دے کیونکہ جب تک ہم اپنے قریبی عزیزوں سے احسان اور صلہ رحمی نہ کریں تو ہم سے بنی نوع انسان سے حسن سلوک کی توقع نہیں کی جاسکتی اور جب تک ہم قرآن مجید اور آنحضرتؐ کے بتائے ہوئے فرمانوں کے مطابق اپنی زندگیاں نہیں گزاریں گے ہم اپنے معاشرے کے بگڑے ہوئے ڈھانچے کو صحیح رنگ میں استوار نہیں کر سکتے۔

☆☆☆

☆

Laiq Ahmad Farooqi (Prop.)

FAROOQI ARTS

Cell : 9829405048
9314621206
O) 0141-4014043
R) 0141-2305668

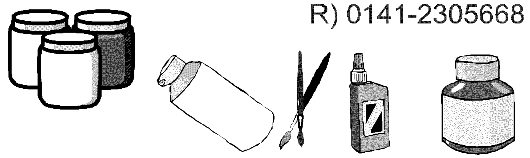

Lucky Enterprises

We Deals In : *Sticker Roll *Grinding Wheel *Belt, felt *Gun *China Books *Abrasive Stone *U. V. Glue *Cerium Oxide *Colours *Glass Cutter *All Glass Tools & Various Allied *Crystal Acid *Chemicals & Acids.

597, Jailal Munshi Ka Rasta,
Chandpole Bazar, Jaipur-1,
E-mail : lucky08_dec@yahoo.com

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

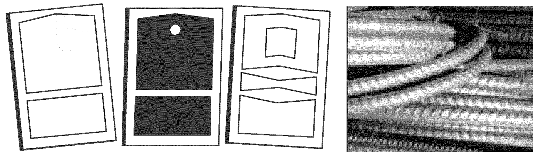

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

Mansoor ✆9341965930 | Love for All Hatred For None | Javeed ✆9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS

Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:

Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu, Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road, Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

Love For All Hatred For None

Sk.Zahed Ahmad
Proprietor

M/S
M.F. ALUMINIUM

Deals in :

All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

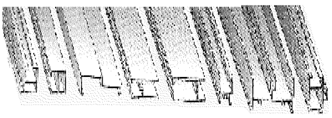

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

NAVNEET JEWELLERS

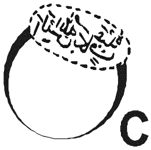

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

سونے کی ڈلیاں

فرمودات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعض اہم فرمودات قارئین مشکوٰۃ کی خدمت میں پیش ہیں۔

ہمارے ہتھیار اور ہیں:

''ہم اُن قوموں میں سے نہیں ہیں جو بزدل ہوتی ہیں اور مقابلے سے پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ ہم ہر چیلنج کا جواب دیں گے (انشاء اللہ) اور ہر حملہ کا سامنا کریں گے۔ لیکن ہمارے ہتھیار اور ہیں۔ اور حق کے مخالفوں کے ہتھیار اور ہیں اُن کا طرزِ کلام اور ہے۔ انکی لحن مختلف ہے۔ وہ عناد اور بغض کی آگ جلانے کے لئے نکلیں گے تو ہم محبت کے آنسوں سے اس آگ کو بجھائیں گے۔ وہ دنیا کے تیر چلا کر ہماری چھاتیوں کو برمائیں گے اور ہم رات کو اُٹھکر گریہ وزاری کے ساتھ دعاؤں کے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے۔''

(الفضل 29 جون 1983ء، صفحہ:5)

کامیاب مبلغ:

''احمدی نوجوان اس غلط فہمی کو دل سے نکال دے کہ احمدیت صرف وقتی جوش کی قربانیوں کا نام ہے۔ احمدی نوجوان اس بات کا خیال ہمیشہ کے لئے دل سے نکال دے کہ احمدیت صرف نعروں کی طرف بلاتی ہے اور ہنگاموں کی طرف بلاتی ہے۔ احمدیت ان دونوں میں سے کسی چیز کا نام نہیں۔ احمدیت مستقل قربانیوں کا ایک لائحہ عمل ہے اور اسی قربانیوں کا لائحہ عمل ہے جو زندگیوں کے اندر انقلاب جانتی ہیں۔ جب تک احمدی وہ انقلاب اپنی زندگی میں پیدا نہیں کرتا وہ آگے انقلاب پیدا کرنے کا اہل ہی نہیں۔ یہ وہ راز ہے جس کو سمجھے بغیر آپ کامیاب مبلغ نہیں بن سکتے۔''

(الفضل 28 جون 1983ء صفحہ:4)

دعاؤں کے تیر:

''دنیا کے تیروں کا مقابلہ تم نے دعاؤں کے تیروں سے کرنا ہے۔ یہ لڑائی فیصلہ کن ہوگی۔ لیکن گلیوں اور بازاروں میں نہیں۔ محلوں اور میدانوں میں نہیں۔ بلکہ مسجدوں میں اس لڑائی کا فیصلہ ہونا ہے۔ راتوں کو اُٹھ کر اپنی عبادتوں کے میدانوں کو گرم کرو۔ اور اس زور سے اپنے خدا کے حضور آہ وبکا کرو کہ آسمان پر عرش کے کنگورے بھی ہلنے لگیں۔ متی نصر اللہ کا شور بلند کرو۔ خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے اپنے سینوں کے زخم پیش کرو۔ اپنے چاک گریبان اپنے رب کو دکھاؤ۔ اور کہو کہ اے خدا

قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج
شورِ محشر تیرے کوچہ میں مچایا ہم نے

پس اس زور کا شور مچاؤ اور اس قوت کے ساتھ کہو متی نصر اللہ کی آواز بلند کرو کہ آسمان سے فضل اور رحمت کے دروازے کھلنے لگیں اور ہر دروازہ سے یہ آواز آئے

اَلَآ اِنَّ نَصرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ. اَلَآ اِنَّ نَصرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ. اَلَآ اِنَّ نَصرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ.

سنو سنو کہ اللہ کی مدد قریب ہے۔
اے سننے والو سنو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔
اے مجھے پکارنے والو سنو کہ خدا کی مدد قریب ہے اور پہنچنے والی ہے۔

(الفضل 29 جون 1983ء صفحہ:5)

(مرسلہ شیخ مجاہد احمد شاستری اُستاد جامعہ احمدیہ قادیان)

☆☆☆
☆
☆☆☆

زکوٰۃ

زکوٰۃ کی ضرورت واہمیت ہر احمدی پر واضح طور پر عیاں ہے اور ہر ایک فرد جماعت کو معلوم ہے کہ صاحب نصاب پر فرض ہے، کیونکہ ارکان اسلام میں سے زکوٰۃ ایک اہم رکن ہے۔

زکوٰۃ کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کا واضح ارشاد ہے کہ ”ابھی ہماری جماعت میں لوگ پوری احتیاط سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، بالخصوص تاجروں میں زکوٰۃ کے معاملہ میں بڑی کوتاہی پائی جاتی ہے، حالانکہ زکوٰۃ کے متعلق اسلامی شریعت میں اتنے شدید احکام پائے جاتے ہیں کہ صحابہؓ کا فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ مسلمان ہی نہیں رہتا۔ (تفسیر کبیر جلد 5 حصہ اوّل صفحہ:339)

زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے لئے حضرت رسول کریم محمد مصطفیٰ ﷺ نے جہاں خوشخبری دی ہے وہاں ادا نہ کرنے والوں کے لئے انذار بھی کیا ہے۔ اس لئے خاکسار صاحب نصاب کے زمرے کو ذیل میں لکھ کر انہیں مُطلع کر دینا چاہتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا ﷺ نے کیا صورتِ ادائیگی بیان فرمائی ہے۔

نصاب زکوٰۃ (۱) باون تولہ چھ ماشہ (52.5) چاندی، یا پھر اتنا روپیہ، یا سونا ہو کہ جس کے عوض (52.5) تولہ چاندی خریدی جاسکتی ہو، اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس پر (2.5%) ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہے (سال سے مراد قمری سال ہے نہ شمسی سال)۔

مثلاً اگر چاندی کی قیمت -/300 روپے ایک تولہ ہے تو 52.5 تولہ چاندی کی کل قیمت -/15,750 ہوگی۔ اس کے اوپر جو بھی آمدنی ہو اس پر 2.5% (40واں حصہ) زکوٰۃ واجب الادا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی کے پاس ایک لاکھ روپیہ نقدی یا زیور جو بھی ہو اس پر 2.5% زکوٰۃ (-/2,500) ہوگی۔

Example : If silver value is Rs. 300/- per tola, total cost of (52.5) tola silver will be Rs. 15,750/-. Whoever have net Cash/Jewelry worth Rs. 15,750/- plus, the payment of zakat @ 2.5%, i.e. Rs. 2,500/- per Lakh should better be paid.

(۲) جو زیور استعمال میں آتا ہے اس کی زکوٰۃ نہیں ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔

(فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ:168)

(۳) کاروباری لوگوں کے لئے یہ امر واضح ہو کہ جو مال کاروبار میں لگا ہو اور چکر کھائے، یعنی جو مال خریدنے، بیچنے اور تیار کرنے میں لگا ہوا اس پر زکوٰۃ علماءِ اُمت کے مطابق فرض ہے، مگر کاروبار کے اشیاء، مشنری اور گھر جائیداد وغیرہ چاہے لاکھوں روپے کے ہوں اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۴) جو روپیہ کسی شخص نے کسی کو قرضہ دیا ہوا ہے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(فتاویٰ مسیح موعودؑ، صفحہ:128)

(۵) کرایہ پر دیئے ہوئے، مکان و جائیداد کی آمد پر زکوٰۃ واجب ہے۔

(فتاویٰ مسیح موعودؑ، صفحہ 128)

(۶) غلوں، کھجوروں اور انگوروں پر تو اسی وقت زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے جب وہ برآمد ہوں اور یہ ایک بار واجب الادا ہے، مگر سونا، چاندی اور روپیہ پر صاحب نصاب کو ہر سال زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا۔ (مسائل ۔۔۔۔ زکوٰۃ صفحہ:16)

زکوٰۃ کے اموال

اموال باطنہ: نقد روپیہ، سونا، چاندی خواہ کسی شکل میں ہو۔

(فقہ احمدیہ صفحہ:358)

اموال ظاہرہ: (۱) مویشی مثلاً اونٹ، گائے، بھینس، بھیڑ، بکری بشرطیکہ یہ باہر سرکاری چراگاہوں یا شاملات دیہہ (Village property) میں پڑتے ہوں اور ان کو گھر میں باقاعدہ چارہ ڈالنے کی ضرورت نہ پڑے۔

(۲) زمینی پیداوار جیسے گندم، جَو، مکئی، چاول، باجرہ، کھجور، انگور، جنگلی شہد جو کسی نے اکٹھا کیا ہو۔

(۳) معدنیات جو افراد کی تحویل میں ہوں، مثلاً لوہے کی کان، تیل کے کوئیں وغیرہ۔

(۴) اموالِ تجارت، صنعت و حرفت میں لگا ہوا سرمایہ۔

زکوٰۃ کس مال پر فرض ہے: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ''بہت سے لوگ زکوٰۃ دے دیتے ہیں، مگر وہ اتنا بھی نہیں سوچتے اور سمجھتے کہ یہ کس کی زکوٰۃ ہے، اگر کتے کو ذبح کر دیا جاوے یا سور کو ذبح کر ڈالو تو وہ صرف ذبح کر دینے سے حلال نہیں ہو جائے گا زکوٰۃ تزکیہ سے نکلی ہے کہ مال کو پاک کرو، اور پھر اس میں سے زکوٰۃ دو، جو اس میں سے دیتا ہے اسکا صدق قائم ہے، لیکن جو حلال وحرام کی تمیز نہیں کرتا وہ اس کے اصل مفہوم سے دور پڑا ہوا ہے۔ اس قسم کی غلطیوں سے دست بردار ہونا چاہئے اور ان ارکان کی حقیقت کو بخوبی سمجھ لینا چاہئے تب یہ ارکان نجات دیتے ہیں ورنہ نہیں اور انسان کہیں کا کہیں چلا جاتا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ فخر کرنے کی کوئی چیز نہیں ہے اور خدا تعالیٰ کا کوئی انفسی یا آفاقی شریک نہ ٹھہراؤ اور اعمال صالحہ بجالاؤ، مال سے محبت نہ کرو۔ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ، جلد اوّل صفحہ:523 بحوالہ مالی نظام، جلد اوّل صفحہ:72)

پس آخر پر یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ فرض احسن رنگ میں ادا کرنے کی نیک توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مرتبہ: نوید الفتح شاہد مربی سلسلہ، شائع کردہ: مجلسِ خدام الاحمدیہ حلقہ فلک نما، حیدر آباد)

(بقیہ ملکی رپورٹیں۔۔۔) واطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ افتتاحی تقریب کے بعد خدام واطفال میں مختلف علمی مقابلہ جات کرائے گئے اور بعد میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔

کھم: (از محمد مصطفیٰ کنڈوری معلم سلسلہ) مورخہ ۷ستمبر کو لیلۃ القدر کی مناسبت سے ایک خصوصی تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ خاکسار نے لیلۃ القدر کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب کے بعد سوال وجواب کا پروگرام بھی منعقد ہوا۔ مورخہ ۲۳ستمبر کو جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا خاکسار نے سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب از مکرم قاسم صاحب صدر جماعت کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

یاری پورہ: (از اصغر اقبال قائد مجلس) مورخہ ۲۳ستمبر کو ایک مثالی وقار عمل کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس وقارِ عمل کے ذریعہ یاری پورہ میں زیر تعمیر مسجد کی دوسری منزل کی slab ڈلوائی گئی۔ خدام واطفال اللہ کے فضل سے دن بھر کام کرتے رہے۔ اسی طرح مسجد کے فرش پر سیمنٹ بچھانے کے لئے دو شفٹوں میں خدام نے خام کیا۔ اس وقارِ عمل کے ذریعہ وقت اور پیسہ دونوں کی بچت ہوئی۔ مورخہ ۱۲ستمبر کو عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا گیا جس میں تمام خدام و اطفال وانصار بزرگان کو مدعو کیا گیا۔ اس پارٹی میں مختلف پروگرام بھی منعقد ہوئے۔ اس مجلس میں ۴۵ کے قریب احباب نے شرکت کی۔ تمام مہمانان کی چائے سے تواضع کی گئی۔

چینئی: (از ایم بشارت احمد زونل امیر) مورخہ ۱۹ستمبر کو ایک عید ملن پارٹی منعقد ہوئی۔ اس پارٹی میں اخباری نمائندے، medai، اور کئی vip مدعو کئے گئے تھے۔ اس موقعہ ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں عید کے فلسفہ کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کا تعارف بھی کرایا گیا۔ خاکسار نے اسلامی رواداری اور آنحضرت حُسن سلوک پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم S.Ganeshan سابقہ ایم۔ ایل۔ اے، مکرم N.Chandraraj سینئر ایڈوکیٹ ہائی کورٹ، مکرم T.S.S Mani ایڈیٹر Tamil News Daily، مکرم K. Kalaikothudayan بانی Tamilan tv اور مکرم Thiru Virpandia پروگرامر Sun tv نے اظہار خیال کیا اور اسلام احمدیت کی تعلیمات کی سراہنا کی۔ اس تقریب کا کچھ حصہ Tamilan tv پر نشر ہوا اور اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔ تمام احباب کے رات کے کھانے کا اہتمام کیا گیا۔ الغرض یہ عید ملن پارٹی ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

بلاری: (از ایم مقبول مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۳، اکتوبر کو بعد نماز جمعہ محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ بلاری کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ خاکسار سیرت کے ایک پہلو پر تقریر کی جس میں خصوصاً نماز باجماعت کا ذکر کیا۔ صدر صاحب نے نماز باجماعت کے بارے میں رسول کریم ﷺ کا ایک ارشاد پیش کیا۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس اجلاس کی کل حاضری ۱۱۹ افراد پر مشتمل تھی۔

سلام کے متعلق

(از محمد امین اظہار)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سلام کرنے کے بارے میں واضح ارشادات نازل فرمائے ہیں۔ چنانچہ ایک ارشاد الٰہی یوں ہے: ''اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو انسے کہا کر فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ''تم پر سلام ہو'' (انعام:55)

اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب ہے پیغمبر اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوتا ہے کہ جب آپؐ کے پاس وہ لوگ آئیں جو خُدا تعالیٰ کی آیات پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے کہا کر کہ تم پر سلام ہو۔ کس قدر صاف، صریح اور واضح حکم ہے یہ خُدا تعالیٰ کا۔

سلام کرنے سے متعلق خُدا تعالیٰ کا ایک واضح ارشاد یوں ہے۔ ''پس تو ان سے درگزر کر اور کہہ سلام۔'' (زُخرُف:90)

ان ارشادات سے یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ سلام خیر خواہی کا ایسا جذبہ ہے جس کا اظہار ایک مسلمان کو لازماً کرنا پڑتا ہے۔ جب وہ دوسرے مسلمان سے مُلاقی ہو جائے۔ سلام کرنا ایک ایسا امر ہے جس کی تاکید اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان پر خود ہی کی ہے۔ سلام ایک بہترین دُعا ہے جو ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملتے وقت اس کو دیتا ہے۔ سلام ایک تحفہ ہے جو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو دیتا ہے۔ سلام ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو امن کا پیغام ہے۔ سلام ایک مسلمان پر لازم ہے۔ سلام کرنا اجنبیت کو یگانگت میں بدل دیتا ہے۔ سلام کرنے سے باہمی پیار و محبت اُبھرتا ہے اور اگر کوئی رنجش ہو تو وہ زائل ہونے لگتی ہے۔ سلام کو پھیلانا ایک مسلمان کی بڑی علامت ہے۔ سلام کے امر کو پس پشت ڈالنے والا حقیقی مسلمان نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ کا ایک اور ارشاد ہے جو واضح ہدایت ہے مومنوں کے لئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

''اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں ''سلام''۔

(فرقان:64)

اس آیت میں مومنوں کی صفات کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہ زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ جواباً سلام کہتے ہیں ان جاہلوں سے۔

ایک اور ارشاد یوں ہے: ''اور جب وہ کسی لغو بات کو سُنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ تم پر سلام ہو۔ ہم جاہلوں کی طرف رغبت نہیں رکھتے۔'' (قصص:56)

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مؤمنوں سے متعلق ہے۔ اور اس میں مؤمنوں کی صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہ ذکر بہت ہی واضح طور پر کیا گیا ہے۔

(۱) ان ارشاداتِ ربّانیہ کے بعد اب ہم پیغمبرِ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات تحریر کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا کہ کھانا کھلانا اور سلام کرنا خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

(صحیح بخاری وصحیح مسلم۔ مشکوٰۃ بابُ السلام، کتاب الآداب)

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ لوگوں کو۔

(بخاری مشکوٰۃ کتابُ الاٰداب)

(۳) حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اُسے سلام کرے۔ (ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ کتابُ الاٰداب)

(۴) حضرت اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان، بت پرست، مشرک اور یہودی ملے جلے تھے تو آپؐ نے اُنہیں سلام کیا۔

(بخاری ومسلم مشکوٰۃ کتاب الآداب)

(۵) حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے۔ اگر بیٹھنا چاہیے تو بیٹھ جائے۔ جب جانے کے لئے کھڑا ہو تب بھی سلام کرے۔ پہلا سلام اس دوسرے سلام سے زیادہ ضروری نہیں ہے۔

(ترمذی وابوداؤد، مشکوٰۃ کتاب الآداب)

☆☆☆

☆

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ
وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

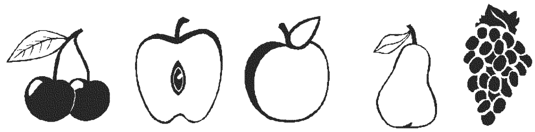

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9419049823, 9906722264

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

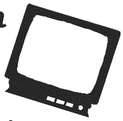

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

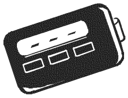

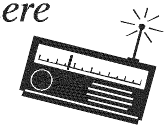

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA
☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

خسرہ ایک خطرناک بیماری

(از نصیر احمد عارف قادیان)

خسرہ ایک خطرناک اور مہلک بیماری ہے۔ ہر سال بے شمار بچے اس بیماری کی وجہ سے موت کا شکار ہوتے ہیں اور اس بیماری سے مرنے والے اکثر بچے ہی ہوتے ہیں جو صحت کی کمزوری کی وجہ سے مرتے ہیں اور ان میں بیماری سے لڑنے کی مدافعت نہیں ہوتی یا پھر ان کا صحیح طریق پر علاج نہیں ہوتا۔ پس اس سے بچنے کے لئے معلومات کا ہونا از حد ضروری ہے یہ ایک چھوت کی بیماری ہے جو گلے میں درد سے شروع ہوتی ہے۔ یہ بیماری کسی بھی عمر میں ہوسکتی ہے یہ ایک ایسا وائرس ہے جو جلد پھیلتا ہے اور ان بچوں پر زیادہ حملہ آور ہوتا ہے جن میں بیماری سے لڑنے کی مدافعت کم اور ان میں وٹامن A کی کمی ہوتی ہے۔ یہ بیماری کھانسی، چھینکوں اور گلے میں درد سے شروع ہوتی ہے اور اسکے وائرس جو ہوا میں ہوتے ہیں اس سے یہ پھیلنا شروع ہوتی ہے۔ سانس تیز ہوجاتی ہے اور بخار ہو جاتا ہے اور جسم پر لال رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں۔ اس کی مکمل پہچان یہ ہے کہ تیز بخار کھانسی، نزلہ، آنکھیں لال، گلے کی خرابی، چھینکیں اور سارے جسم میں درد ہوتا ہے اور ایک دو دن بعد منہ پر دانے نکل آتے ہیں اور آہستہ آہستہ یہ سارے جسم پر پھیل جاتے ہیں۔ ان دانوں میں پانی پیپ نہیں پڑتی مگر خارش ہوتی ہے مگر کھجلنا نہیں چاہئے۔ تقریباً 8 روز بعد یہ دانے ٹھیک ہونے شروع ہوجاتے ہیں اور بخار بھی کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر اس کا صحیح علاج ہوجائے تو یہ بیماری جلد ٹھیک ہوجاتی ہے ورنہ اس سے آنکھوں کی روشنی ضائع ہونے، دماغ میں سوزش اور نمونیہ اور پیٹ کی خرابی اور پانی کی کمی کی وجہ سے موت ہونے کا ڈر بھی رہتا ہے اسلئے اس بیماری کو معمولی سمجھ کر نہیں چھوڑ دینا چاہئے۔ بلکہ پورا اور مکمل علاج کروانا از حد ضروری ہے۔ بچے کو ایسی دوا دیں کہ اس میں قوت مدافعت پیدا ہو اور وٹامن A کی کمی کو دور کریں۔ مریض کو ہوادار کھلے اندھیرے کمرے میں رکھیں مریض مکمل آرام کرے اور اسے پتلا اور پانی والا کھانا کھلائیں اور دانوں پر خارش سے بچنے کے لئے زیتون کا تیل ملیں۔ اس کا علاج ہومیو پیتھک میں بھی پایا جاتا ہے اس لئے کسی اچھے ماہر ڈاکٹر سے مل کر فوری دوا لیں۔

☆☆☆

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526
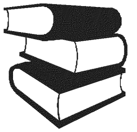
JUMBO
BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

Noor-ul-Mubeen
Prop.
Cell : 9886294946, 9902095153

Sara Foot Wear

WHOLESALE & RETAIL

A Complete Family Showroom

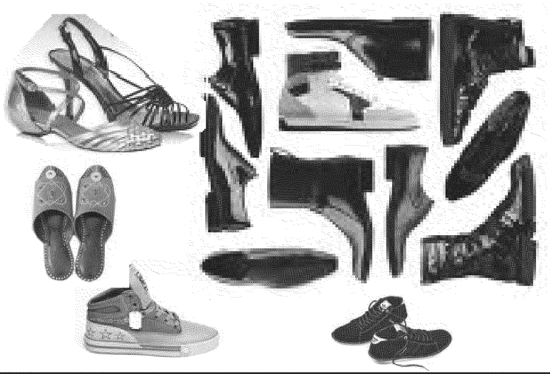

Station Road, Yadgir, Distt. Gulbarga

Cell : 09886083030

زبیر احمد شحنہ

ZUBER

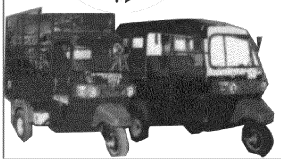

Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

Ph.: 2769809

MBC **Mustafa** BOOK COMPANY

(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)

Fort Road, Kannur - 1

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 ,+91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

★ UK ★ IRELAND ★ FRANCE ★ USA ★
★ AUSTRALIA ★ NEW ZEALAND ★
★ MALAYSIA ★ SWITZERLAND ★ CYPRUS ★
★ SINGAPORE ★ CHINA(MBBS) AND MANY MORE

FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

★ Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
★ Comprehensive Free Counseling
★ Educational Loan Assistance
★ VISA Assistance
★ Travel And Foreign Exchange Arrangements
★ Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......

PROSPER OVERSEAS

WE BUILD YOUR CAREER

PROSPER CONSULTANTS

www. prosperoverseas.com

For Placement Enquiries Visit: **www.prosperconsultants.in**

ضروری اعلان از صدر مجلس انصار اللہ

جملہ ناظمین وزعماء کرام مجالس کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ بھارت کا رپورٹ کارگزاری فارم تبدیل ہوکر چھپ چکا ہے۔ پرانے فارم کینسل کر دیئے گئے ہیں اور اسی طرح نیا معیار موازنہ لائحہ عمل ''ہدایات'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے اگر یہ فارم آپ نے حاصل نہیں کئے یا آپ کو نہیں ملے ہیں تو دفتر کو مطلع کریں نیز یہ بھی بتائیں کہ آپ کی مجلس شہری ہے یا دیہاتی تا کہ اس کے مطابق فارم بھجوائے جاسکیں۔ نومبر 2010ء سے نئے رپورٹ فارم پر ہی رپورٹ آنی چاہئے۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

ضروری اعلان

تمام احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پریس کمیٹی برائے دفاع اسلام امسال ہندوستان کی کتب واخبارات میں شائع شدہ جماعت کے حق میں آئے بیانات کو کتابی صورت میں شائع کرنے کا پروگرام بنا رہی ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اگر آپ کے پاس ہندی، اُردو، انگریزی، یا اپنی علاقائی زبان میں کوئی اس قسم کی کٹنگ موجود ہو تو اُسے سیکریٹری پریس کمیٹی قادیان کے نام ارسال فرمائیں۔ آپ یہ کٹنگ 20 نومبر تک پہنچادیں۔

اُمید ہے اس سلسلہ میں تعاون فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ

(سیکرٹری پریس کمیٹی، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

تعمیر مساجد

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں تعمیر مساجد کی ایک مد قائم ہے بعض جماعتیں مقامی طور پر خوشی سے تعمیر مسجد کے کاموں کے لئے مالی قربانی کرتی ہیں۔ بعض جماعتیں جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں وہ اپنی جماعت میں تعمیر کے لئے سارے اخراجات کا بوجھ نہیں اُٹھاسکتیں۔ ایسی جماعتوں کو صدر انجمن احمدیہ حسب گنجائش بجٹ اپنی مختص رقم میں سے حسب ضرورت رقم دیتی ہے۔

جماعتہائے احمدیہ بھارت کے مُخلصین سے درخواست ہے کہ جن کے گھر میں کوئی خوشی ہو نئی نوکری میسر آئے نوکری میں ترقی حاصل ہو نیا مکان بنانے کی توفیق ملے تو اس موقعہ پر تعمیر مسجد کی مد میں حسب توفیق چندہ کی ادائیگی کرنی چاہیئے نیز مخیّر صاحب حیثیت افراد کو اس میں نمایاں حصہ لینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ جملہ چندہ دہندگان کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ آمین (ناظر بیت المال آمد قادیان)

اعلانات دُعا

☆- اللہ کے فضل وکرم اور حضور انور کی دُعاؤں کے طفیل خاکسار کے فرزند عزیز عبدالکریم عادل نے 2+ میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے جس کی بنا پر اُنہیں B.M.S. College of Engineering بنگلور میں Chemical Engineering میں سیٹ ملی ہے۔ احباب سے درخواست دُعا ہے کہ مولا کریم عزیز موصوف کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور آگے بھی نمایاں کامیابی عطاء فرماتا رہے۔ اعانت مشکوٰۃ -/100 روپے (عبدالقادر شیخ گلبرگہ کرناٹک)

☆- خاکسار کے والد حاجی طالب حسین قمر ریٹائرڈ گرو اور گذشتہ سال ماہ مئی میں وفات پاگئے (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) موصوف اعلیٰ پایۂ قسم کے مدبّر، مفکّر اور دینی شعور رکھنے والے انسان تھے۔ احباب کی خدمت میں موصوف کی مغفرت اور درجات میں بلندی کے لئے عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔

☆- خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز مبارک احمد بھٹی ولد مرحوم حاجی طالب حسین قمر صاحب کا نکاح مکرم مولانا بُرہان احمد صاحب ظفر نے مکرمہ مختار بیگم کے ساتھ مبلغ -/85,000 روپے حق مہر کے عوض احمدیہ مسلم مشین راجوری میں پڑھایا۔ اس نکاح کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے قارئین مشکوٰۃ سے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت مشکوٰۃ -/50 روپے

(مختار احمد قائد مجلس بڑھانوں وزونل سیکریٹری، مبلغ راجوری، پونچھ)

Khan was a very distinguished man. In 1947 he was appointed Foreign Minister of Pakistan; for many years he led the Pakistan Delegation to the General Assembly of the United Nations, and he was President of the General Assembly's 17th Session. Since then he had served as Judge and President of the International Court of Justice at the Hague. He was not only a great expounder of Islam, but also a distinguished and prominent member of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Yet, with all these achievements, he remained a humble and pious person living a very simple life. In the early part of 1958 he went to Makkah for the Umrah (lesser pilgrimage), and visited Madinah as well. He was familiar with the then Prince Faizal, who was at the time Foreign Minister of Saudi Arabia and had officially visited Pakistan with his entourage to whom Sir Zafrullah Khan, then the Foreign Minister of Pakistan, had afforded them excellent hospitality. In Makkah, he was afforded royal hospitality and he was privileged to enter the Ka'bah itself and to say two Raka'ats of Prayer facing each of the four directions. Sir Zafrullah Khan's second visit to Makkah for Umrah and Hajj took place in the year 1967. He was a special guest of King Faizal and was afforded impeccable hospitality during his stay.

Twice a year, in the months of Shaban and Dhul Hijja, the interior of the Ka'bah is ceremonially washed with water perfumed with rose and sandalwood. The ceremonial washing is performed by the king or sometimes his deputised representative, the governor of Makkah. Nowadays it is done by the custodian of the two Mosques. At the second washing which takes places a few days before Hajj, the Kiswa is replaced by a new one. The removed Kiswa is then cut into pieces and presented as mementos to Muslim individuals and diplomats and to favoured institutions all over the world. The reception hall in the delegates' lounge of the UN building in New York is adorned by one particularly large and impressive piece, the Sitara (one of the four drapes that cover the doors of the Ka'bah) which measures 2.5 m wide and 9 m high.

The Kiswa, by itself, does not hold any particular religious significance to Muslims. It should therefore be understood that the reverence in which it is held, and the magnitude of effort and cost that goes into its making and upkeep, is due solely to the desire of Muslims to ensure that it reflects the sanctity, the splendour, and the majesty befitting the structure that it drapes, the Ka'bah -- House of Allah.

The Ka'bah is par excellence the House of Allah. Of course, all the places of worship are 'Houses of Allah', and as the Prophet (sa) declared: 'The whole earth is made a mosque for me', but the Ka'bah has been declared by God Himself to be the Sacred House, being the first House consecrated to the worship of the One True God (Holy Qur'an, Ch. 3: v. 97). Thus the expression 'House of Allah' is understood through the Muslim world to refer to the Ka'bah. [Facts on the Kiswa taken from Ahlan Wasahlan, Aug. 1986]

☆☆☆
☆

the reign of contemporary of Saladin the Great, Khalifa Al-Nasir Al-Abbasi, the colour of the Kiswa had changed to green. Khalifa Al-Nasir changed it to black, and black it has remained to this day.

For centuries the Kiswa used to be transported from Egypt to Makkah in the Mahmal -- a special litter at the head of a caravan, with as many as 15 camels carrying various sections of the revered garment. The sending of the Mahmal was regularly accompanied by much fanfare and celebration in Egypt, while its arrival in Makkah was hailed with music and joyous acclaim. When the founder of Saudi Arabia, the late King Abdul Aziz ibn Saud entered Makkah in 1924 C.E., he and his men objected to the music and dancing which accompanied the delivery of the Kiswa from Egypt. He and his men held to the pure Islamic faith and considered this an unacceptable innovation, and this eventually led to clashes with Egyptians which resulted in them stopping to send the Kiswa. King Abdul Aziz founded the holy Ka'bah factory. The first Makkan-made Kiswa to drape the Ka'bah was at the end of 1927 and for the next 10 years Makkah produced the Kiswa.

With the political rift healed in 1939, Egypt resumed sending the Kiswa until it fell victim again to the vagaries of political change in 1962. The Kiswa factory in Makkah was once again opened and it was declared that 'the Kiswa factory should be in Makkah so that it is not affected by the moods of the rulers of the Muslim world'.

Every year the Kiswa is woven at a cost of SR17 million. It is made of 670 kg pure white silk, which is later dyed black. It is made up of 47 pieces, each piece being 14 m long and 95 cm wide. The Ikhlas Surah from the Holy Qur'an is embroidered in gold on the four corners. Under the belt, all round the Kiswa, there are 16 panels with Qur'anic verses. The intricate calligraphy is emblazoned on the black silk using 120 kg of gold and silver wire. The ratio of gold to silver is 1 to 4. On the bright sunny days the blazing Arabian sun glints off the Kiswa's lustrous gold and silver embroidery. At night the Kiswa shimmers with the soft glow in the brightly-lit open courtyard of the Grand Mosque. The effect is at once awe-inspiring and breathtaking, as well as being soothing to the eyes of the faithful. The sight of the Ka'bah covered with the splendour of the Kiswa is an image which becomes emblazoned in the minds of those who have had the honour of visiting the house of Allah. With longing they will picture this beautiful sight over and over.

The interior of the Ka'bah is draped with dark green silk, also decorated with Qur'anic verses and Islamic designs. The solid gold doors of the Ka'bah are set 2 m above the ground and a movable wooden canopied staircase is used to enter the Ka'bah on the rare occasions when the doors are opened only to the King of Saudi Arabia and his special guests.

One of these special people were the late Sir Muhammad Zafrullah Khan, a prominent member of the Ahmadiyya Muslim Jama'at, who visited Makkah. Sir Zafrullah

'House of God' is a duty of every Muslim (if they can afford it), as is facing the direction of the Ka'bah (Qiblah) during their 5 daily Prayers. The cloth covering that drapes the Ka'bah is called the Kiswa and has a fascinating and colourful history. Although its precise origin has been difficult to trace, the use of the Kiswa clearly pre-dates the advent of Islam. It is traditionally known that when the Prophet Abraham (as) was told by God to rebuild the Ka'bah, no mention was made of the Kiswa. Some scholars argue that the first Kiswa was made by the Prophet Ismael (as), but there is no evidence to support this. Others affirm that the first Kiswa was made by Adnan bin Ad', a great great-grandfather of the Prophet Muhammad (sa), but this claim also lacks authentication.

The first historically verifiable record of the draping of the Ka'bah attributes the honour to Tabu Karab Aswad, King of Humayyur in the Yemen. Tabu invaded Yathrib (now Madinah) in 400 C.E., 220 years before the Hijra. He also entered Makkah and performed Umrah. He is said to have dreamt that he was making a covering and then dressed the Ka'bah with this Kasaf made of dried palm leaves sewn together. In one form or another, the Kiswa has draped the Ka'bah ever since.

After the Prophet Muhammad (sa) defeated the pagans of Makkah and entered the Ka'bah, he cleansed it of all idols and turned it into a sacred sanctuary of monotheistic Islamic worship. In the 10th year of the Hijra (630 C.E.), 2 years after the Prophet (sa) led the campaign to free Makkah, the sacred valley of Mina, and Mount Arafat from the control of the Makkan pagans, he performed his first and only pilgrimage (Hajj). Over 100,000 pilgrims, at that date the largest gathering ever, flocked from all over Arabia for this pilgrimage. For the first time in many centuries, the Ka'bah had once again become the exclusive sanctuary of monotheism. It is said that on this pilgrimage the Prophet Muhammad dressed the Ka'bah in its first Islamic Kiswa, referred to as the 'Yemeni Kiswa'. Khalifa (Caliph) Umar bin Al-Khattab ordered the first Egyptian-made Kiswa in 13 A.H. (634 C.E.). It was made from thick cloth known as Gabaati. Every year, at the time of pilgrimage, the Kiswa was cut into pieces and distributed among the pilgrims. Verses such as 'Glory be to Allah', 'There is no God save Allah', and 'Allah is Merciful and Loving' used to be stitched on to the Kiswa in those early days of Islam.

At one time, it had become a custom that the old Kiswa was not removed, the new one being put on top of the old. This continued until the reign of Al-Mahdi, the Abbasid Khalifa. When he performed Hajj in 160 A.H. (775 C.E.) he saw that the accumulated Kiswas could cause damage to the Ka'bah itself. He therefore decreed that only one Kiswa should drape the Ka'bah at any one time, and this has been observed ever since.

The colour of the Kiswa has also changed many times over the centuries. Al-Mamoon -- 198-218 A.H. (813-833) dressed the Ka'bah in a red Kiswa, and by

in this effort. As the walls rose from the ground and the time came to replace the sacred black stone in its place, a dispute broke out. Each of the four main families of the Quraish wanted this honour exclusively for themselves and the construction of the Ka'bah came to a halt. After many days of suspended work, the Quraish assembled again and decided that the first person to enter the Ka'bah's courtyard will be chosen to settle the dispute. Muhammad (sa) happened to be the first person to pass through. He was informed of the dispute, quickly grasped the situation and placed his mantle on the ground and asked that the Black Stone be placed on it. He then asked the four families of the Quraish to hold each corner of the cloth and raise the stone to its place. Thus, through his wisdom, he averted the conflict and resolved the dispute in a manner acceptable to the Quraish.

No one knows for sure the background to the Black Stone (Hajr-al-Aswad), except for the fact that it was already there when Prophet Ibrahim and Ismael (peace be on them) rebuilt the Ka'bah under the direction of God. As the Ka'bah was a centre of worship centuries before the advent of Prophet Ibrahim (as), it is believed that the Black Stone was part of the original structure. And as the structure fell to ruin over the centuries, traces of the foundation with the Black Stone remained. God directed Prophet Ibrahim (as) to the site of the remaining traces of the foundation and directed him to rebuild the Ka'bah for the purpose of worship. The Black Stone was embedded in one of the four corners above ground level.

Though it had obviously been revered and respected by the previous generations, it should be borne in mind that the Black Stone itself does not hold any spiritual significance at all. The pilgrim may touch or if he can approach near enough, kiss the Black Stone, which is an emotional gesture calling to mind the Prophet (sa) kissed it when he performed circuit. The Holy Prophet Muhammad (sa) did this, not because of any sanctity attached to the stone, but as an expression of his emotion at the Ka'bah, originally constructed by Prophet Ibrahim and his son, Prophet Ismael (peace be on them), having been finally restored to the worship of the One True God, and would henceforth remain dedicated to that worship. Fearing that the Prophet's kissing the Black Stone might be interpreted as ascribing some special virtue to the stone, Hadhrat Umar, the 2nd Khalifa (peace be on him), when performing the circuit, observed: I know this is only a stone no different from other similar stones, and were it not the memory that the Prophet expressed his gratitude to God for His favours and bounties by kissing it, I would pay no attention to it.

From whichever direction the pilgrim enters the enclosure and approaches the Ka'bah, he begins his circuit from the corner in which the Black Stone is placed. A circuit of the Ka'bah means circumambulating it 7 times, reciting certain prayers, beginning and ending opposite the Back Stone.

The Ka'bah is held in reverence by all Muslims of the world. Pilgrimage to the

The Ka'bah - House of Allah

Mrs. Rashida Hargey - South Africa

The Review of Religions, May / June 1997

The Ka'bah is a stone cubicle structure measuring 15.25 m high. It is empty on the inside except for the sacred black stone (Hajr-al-Aswad) which is embedded in one corner. The Ka'bah is the physical centre of Islam. It is revered as the very House of God. The Ka'bah, as hinted in the Qur'an itself, was originally built by the Prophet Adam (as) and was, for some time, the centre of worship for his progeny. Then in the course of time people became separated into different communities and adopted different centres for worship. The Qur'an (Ch. 3, v. 97) and authentic Traditions favour the view that prior to the erection of a building on this site by Abraham some sort of structure did exist, but it had fallen into ruins and only a trace of it had remained.

Abraham, under divine guidance, then rebuilt it some 4000 years ago and it continued to remain a centre of worship for his progeny through his son Ishmael (peace be on them). But with the lapse of time it became virtually converted into a house of idols which numbered as many as 360, almost the same as the number of days in a year. At the advent of the Prophet Muhammad (sa) however, it was again made the centre of worship for all nations -- the Holy Prophet (sa) having been sent as a Messenger to all mankind, to unite those, who had become separated after Prophet Adam (as) into one common human brotherhood.

It is said that around the year 570 A.D., the Christian Chief of Yemen, named Abraha, attempted to invade Makkah with the intention of destroying the Ka'bah. Abraha's army rode on elephants and in the Arab history the year 570 A.D. is known as the 'Year of the Elephant'. Abraha did not succeed in his mission and his army was destroyed by an epidemic of disease and a terrible storm. A special mention is made of this incident in a chapter of the Holy Qur'an in Surah Al-Fil:

In the name of Allah, the Gracious, Merciful. Knowest thou not how thy Lord dealt with the Owner of the Elephant? Did He not cause their design to miscarry? And He sent against them swarms of birds, which ate their dead bodies, striking them against stones of clay. And thus made them like broken straw, eaten up.

This is the same year in which the Holy Prophet Muhammad (sa) was born, at which time his grandfather, Abdul-Muttalib, chief of the Arab noble tribe 'Quraish', was also the chief of Makkah.

Prophet Muhammad's (sa) desire for maintaining peace and averting conflict is quite evident from an incident that occurred when he was about 35 years old. The Quraish of Makkah decided to rebuild the Ka'bah after some cracks had appeared in its walls. All the families of the Quraish assisted

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2010ء

مکرم اظہر احمد صاحب خادم مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان
محترم ناظر صاحب اعلیٰ سے علمِ انعامی حاصل کرتے ہوئے

اجتماع کے موقع پر لگی ''نمائش'' کا محترم ناظر صاحب اعلیٰ جائزہ لیتے ہوئے

اجتماع کے موقع پر سامعین کا منظر

مکرم پرویز احمد صاحب ملک معتمد مجلس سالانہ رپورٹ
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت پیش کرتے ہوئے

مقابلہ رسّہ کشی کی ایک تصویر

مقابلہ میراتھن دوڑ کے موقع پر لی گئی ایک تصویر

والی بال کے مقابلہ کی ایک تصویر

مقابلہ کبڈی کی ایک تصویر

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/12

Vol : 29
Monthly

November 2010

Issue No. 11

MISHKAT Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105

Rs. 15/-

Editor : Ataul Mujeeb Lone Ph : 09815016879

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

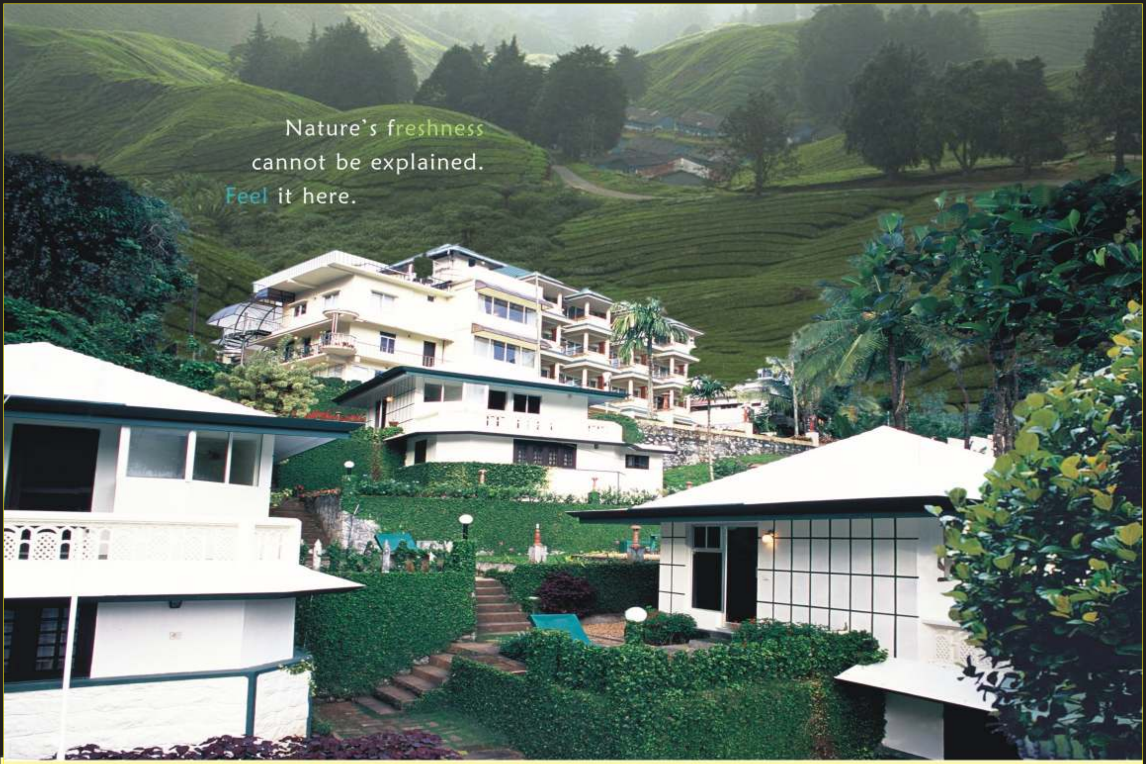

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange